الخطوط العریضۃ

شیعہ سُنّی مفاہمت

www.KitaboSunnat.com

ایک جائزہ

تحریر
سید محب الدین الخطیب

ترجمہ
ارشد فہیم الدین

تقدیم
عبدالوہاب خلجی

RIZWAN

الدار السلفیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شیعہ سُنّی مفاہمت

ایک جائزہ

تحریر

سیّد محبّ الدّین الخطیب

ترجمہ
ارشد فہیم الدین

تقدیم
عبدالوہاب خلجی

www.KitaboSunnat.com

ناشر

الدار العلمیہ، موری گیٹ، دہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی اشاعت

۱۴۰۷ھ ۱۹۸۶ء

نام کتاب : شیعہ سنی مفاہمت ــ ایک جائزہ

مصنف : سید محب الدین الخطیب

مترجم : ارشد فہیم الدین سلفی

ناشر : عبدالوہاب خلجی

کتابت : عبدالحمید ثانی

تزئین : محمد رضوان

پروف ریڈنگ : محمد خالد صدیقی

باراول : دو ہزار

مطبع : نیو پبلک پریس دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

الدار العلمیہ موری گیٹ دہلی ۱۱۰۰۰۶ انڈیا

ناشر

AL-DAR-UL-ILMIAH

3805, Mori Gate

DELHI-110006. (INDIA)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ ...
۹۹...بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
...06551...نمبر

فہرست عناوین

نمبر شمار		صفحہ
۱	اپنی بات	۵
۲	مقدمہ	۱۳
۳	شیعہ، سنّی مفاہمت کا موضوع	۱۷
۴	فقہ اسلامی	۲۰
۵	تقیّہ	۲۱
۶	قرآن مجید میں طعن و تشنیع	〃
۷	حضرت علی بھی شیعوں کی بہتان کی زد میں	۲۸
۸	عیسائی مشنریوں کا اظہارِ مسرت	۲۹
۹	مسلم حکمرانوں سے متعلق شیعوں کا عقیدہ	۳۲
۱۰	ابوبکرؓ و عمرؓ سے بغض و حسد	۳۳
۱۱	قاتلِ عمرؓ کی تعظیم	۳۴
۱۲	مسلم حکمرانوں کی حکمرانی کا انجام	۳۵
۱۳	شیعیت سے انحراف اور کمیونزم سے اتحاد	۳۶
۱۴	انتقام اور تباہ کرنے کا جذبہ	۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵	رجعت کا عقیدہ	۴۱
۱۶	شیعوں کے افکار تاہنوز غیر متغیر	۴۲
۱۷	ایک ثابت شدہ تاریخ پر حملہ	۴۳
۱۸	علم غیب ائمۂ شیعہ کے لئے خاص ہے۔	۴۵
۱۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شیعی اماموں کی فوقیت	۴۷
۲۰	علقمی اور ابن ابی الحدید کی خیانتیں	۴۹
۲۱	اہلِ بیت کی ولایت کے بغیر نجات غیر ممکن	۵۱
۲۲	شیعہ، سنی کا اصولی اختلاف	۵۱
۲۳	فرقۂ نصیریہ کا وجود	۵۴
۲۴	دروازے اور تہہ خانے کی کہانی	۵۵
۲۵	مسلمانوں کی ولایت	۵۶
۲۶	خلفائے راشدین کے مابین الفت و محبت	۵۸
۲۷	خلفائے راشدین سے اظہار برارت کیوں ؟	//
۲۸	اسماعیلیہ شیعوں کی ایک شاخ	۶۱
۲۹	مفاہمت کے پردے میں اپنے مذہب کی نشر و اشاعت	۶۲
۳۰	فتنۂ بابیہ	۶۴
۳۱	ضمیمہ	۶۶
۳۲	شیعہ، سنی عقائد کا باہمی فرق	۷۲
۳۳	خاتمہ	۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنی بات

ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ، واشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ امّا بعد!

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں۔ سید التابعین حضرت سعید بن المسیب علیہ الرحمہ کا درج ذیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول نقل فرمایا ہے :

" اسلام میں پہلا فتنہ واقع ہوا تو اصحابِ بدر میں سے کوئی نہیں بچا، پھر دوسرا فتنہ پیدا ہوا تو اصحابِ حدیبیہ میں سے کوئی نہ رہا اور جب تیسرے فتنے کا ظہور ہوا تو صحابۂ کرام رضوان اللہ اجمعین میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ اور لوگوں کی عقل پر پتھر پڑ گئے ۔ خوارج اور شیعہ کا جنم پہلے فتنہ کی کوکھ سے ہوا۔ اور دوسرے سے قدریہ و مرجئہ کا وجود سامنے آیا اور تیسرے فتنہ کے بعد جہمیہ اور دوسرے گمراہ فرقوں نے سر اٹھایا اور ارشاد باری " الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا " کے مصداق بن گئے ۔"

مندرجہ بالا حکیمانہ قول سے اسلام میں فرقوں کی نشوونما اور ان کے ظہور کے اسباب وعلل کا ایک سرسری تجزیہ ذہن میں آجاتا ہے ۔

گمراہی نے یہ گل کھلایا کہ بدعت کا مقابلہ بدعت کے ذریعہ کیا جانے لگا ، اگر ایک نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو بڑھا کر کافر بنا دیا، تو دوسرے نے انھیں خدا گردانا ، ایک نے اپنے مذہب کی بنیاد تاویلات وعقلیات پر رکھی، تو دوسرا اسمائے الٰہی سے منکر ہو گیا، اُمت مشروع و معروف امور کو چھوڑ کر غیر مشروع میں اس طرح پھنسی کہ آج تک ان بھول بھلیوں سے نکلنا نصیب نہ ہوا ، ناقص و ناروا عقلِ انسانی کی میزان پر نقل کو تولا جانے لگا ، عقولِ سلیمہ نے احتجاج کیا تو انھیں دار و رسن اور زنداں کی منزلوں سے گذرنا پڑا ۔

جن لوگوں کا مقابلہ کرنے میں امت کی توانائیاں زیادہ صرف ہوئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی قوتِ مناعت کو حرکت میں آنا پڑا ان میں "شیعہ" کا فرقہ سرِ فہرست ہے "شیعہ" جنھوں نے ایک طرف اہلِ بیت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت کے ڈھونگ رچائے اور دوسری جانب اصحابِ کرام رضوان اللہ اجمعین کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا، ہمیشہ سے ان لوگوں کا ساتھ دیتے رہے جو نہ تو کبھی اسلامی تعلیمات کو دل سے مانتے تھے اور نہ ہی ان کو اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت ایک نظر بھاتی تھی۔

کیونکہ شیعیت کی بنیاد ہی ان کھوکھلے اصولوں پر ہے جنھیں نہ تو قرآن و حدیث کی واضح و روشن تعلیمات سے کوئی سروکار ہے، اور نہ عقلِ سلیم اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔

جو شخص بھی شیعہ و سنی عقائد کا گہرائی سے جائزہ لے گا، وہ لازمًا اس نتیجہ پر پہونچ کر رہے گا کہ دونوں مذاہب و فرقوں کا ایک ساتھ مل کر چلنا اور ایک دوسرے سے قریب آنا اسی طرح ناممکن ہے جیسے ایک ہی وقت میں رات و دن یا سردی و گرمی کا اکٹھا ہونا ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شیعہ زعماء ہمیشہ حقائق کو چھپانے اور عامۃ الناس کو خوبصورت الفاظ کے ہیر پھیر سے دھوکہ دینے کے لئے کوشاں رہتے ہیں تاکہ اصل حقائق سے دور رکھ کر ان کو تشیع کی طرف کھینچ سکیں۔

علمائے سلف رحمہم اللہ تعالیٰ نے شروع ہی سے اہلِ تشیع کی ان آڑی ترچھی اور فریب زدہ نگاہوں کو بھانپ لیا تھا، اور اس باطل تحریک کو اٹھتے ہی دفن کرنے کی کوشش کی، جب کسی فتنہ نے سر اٹھایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انھوں نے دلائل و براہین کی تیز دھار سے اسے کاٹنے کی کوششیں کیں۔

علمائے سلف رحمہم اللہ تعالیٰ ہی کی مخلصانہ جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ شیعیت کسی بھی دور میں اپنے باطل و گمراہ کن ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکی کبھی شیخ الاسلام ابن تیمیہ (۷۲۸ ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ ننگی تلوار بن کر سامنے آئے، تو کبھی ان کے تلامذہ اسلحہ سے لیس ہو کر میدان میں اترے۔

ائمہ سلف، محدثین کرام اور فقہائے عظام نے اسلامی تعلیمات کے سرچشمۂ نور و ہدایت کی حفاظت کے لیے جو بے مثال خدمات انجام دیں ان کی مثال دوسری کسی بھی قوم میں نہیں ملتی، اخلاق و آداب، احکام و عبادات، اجتہاد و استنباط، تفقہ اور قرآن و حدیث سے مسائل کے استخراج میں جہاں بڑے بڑے عبقری اور ژرف نگاہ نظر آتے ہیں، وہیں اسلام اور اس کے جلوۂ تاباں کو برقرار رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے بندے پیدا کیے جنھوں نے اسلام اور شریعتِ اسلامیہ کے خلاف پیدا ہونے والے فتنوں کو واشگاف کیا، اور ان تمام الزامات و شبہات کا مسکت جواب دیا، جو بیمار دل و دماغ نے پیدا کر دیے تھے۔

شیعیت اور اہلِ تشیع کے ردّ میں علمائے حق شیخ الاسلام ابن تیمیہ قاضی فضل بن روزبہان، میرزا مخدوم، شیخ علی الہیتی، ابو الثنا الشہاب الالوسی کبیر، شیخ علی السویدی العباسی، شیخ عثمان بن سند، العلامہ عبداللہ البیتوشی ملقب بہ سیبویہ ثانی، علامہ شاہ عبدالعزیز دہلوی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ سید محمود شکری، شیخ محمد خواجہ نصر اللہ حسینی صدیقی، علامہ علی محمد الطباطبائی، علامہ محب الدین الخطیب اور اب برصغیر میں حریت فکر کے پرجوش و پروقار عبقری علامہ احسان الٰہی ظہیر جیسے علمائے کرام کی تحریریں امت کو ان افکارِ باطل کی نشاندہی اور ان سے پیدا شدہ شکوک و شبہات کے ازالہ کے لیے نہایۃ المطاف کا درجہ رکھتی ہیں۔

پیشِ نظر کتاب عصرِ حاضر میں حریتِ فکر کے بطل علامہ محب الدین الخطیب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف "الخطوط العریضۃ" کا اردو ترجمہ ہے جس میں موصوف نے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی صاف و شفاف دعوت کو پیش کرتے ہوئے شیعہ کے اصولوں کو انھیں کی میزان پر رکھ کر تولا ہے اور ان ہی کے آئینہ میں ان کے چہرے کے بدنما داغ کو دکھانے کی کوشش کی ہے۔ اور ان رہنما اصولوں کی جانب بھی اشارہ کیا ہے جن کے ذریعہ شیعہ و سنی مفاہمت کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں کے نصوص، حوالہ جات، صفحات نمبر و مکانِ طبع و سالِ طبع کے ساتھ درج کیے گئے ہیں

دوسری بات یہ ہے کہ جب تک اس کے مصنف علامہ محب الدین الخطیب باحیات رہے کسی شیعی عالم نے اس کا جواب نہیں لکھا اور نہ اس کے رد کی ہمت ہوئی۔ البتہ ان کے انتقال کے بعد لطف اللہ صافی نے اس کا جواب "مع الخطیب فی خطوط العریضۃ" کے نام سے لکھا۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مسکت اور دندان شکن جواب علامہ احسان الٰہی ظہیر حفظہ اللہ نے اپنی معرکۃ الآراء عربی تصنیف "الشیعہ والسنۃ" کے نام سے دیا۔ اس کا فارسی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے اور دیگر متعدد زبانوں میں ترجمہ کا کام جاری ہے۔

تیسری خصوصیت اس کتاب کی یہ ہے کہ اس کے ناشر حجازِ مقدس میں سلفیت کے علمبردار و داعی علامہ محمد نصیف رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ محمد بہجۃ البیطار کی دو کتابوں پر نقد و تبصرہ "تعلیقِ مفید" کے عنوان سے اس کتاب کے ساتھ شائع کیا، اور آخر میں شیعہ و سنی عقائد میں تفریق پر مشتمل ایک فہرست قائم کر دی جو بہت ہی کارآمد اور انتہائی مفید ہے۔

آج جبکہ افکار و عقائد کی دنیا میں اُمتِ مسلمہ مختلف داخلی و خارجی خطرات سے دوچار ہے اور امت میں اتفاق و اتحاد کی سخت ضرورت ہے، جو پختہ بنیادوں اور اسلامی اصولوں پر قائم ہو، ان حالات میں بعض حضرات اتحاد کے نام سے امت کو ایک ایسی سمت لے جانے کے لئے فکر میں ہیں جو ماضی میں ان کے نزدیک غلط اور ناقابلِ قبول ہے۔ خمینی جیسے متعصب کو معتدل و متوازن نقطۂ نظر کا حامل گرداننا ایک ایسی بھول ہے جو امت کو متحد کرنے کی بجائے مزید ٹکڑوں میں بانٹنے کے درپے ہے۔

خمینی صاحب صرف متعصب ہی نہیں بلکہ تشیع کے بہت بڑے داعی اور شیعیت میں غرق ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ شیعوں کے بارہ امام ابوبکر، عمر، عثمان اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو درکنار فرشتوں نبیوں اور پیغمبروں سے بھی افضل ہیں۔ العیاذ باللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں بھی یہ تحریک بڑے معصومانہ انداز سے اپنے جال پھیلا رہی ہے اور اتفاق و اتحاد کے نام پر حکومتِ الٰہیہ کی دعویدار تنظیمیں نام نہاد بلکہ پُرفریب اتحاد و اتفاق کے سامنے جھکتی نظر آرہی ہیں جس سے ناواقف حضرات بآسانی شکار ہو سکتے ہیں۔

اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے "دارالعلمیہ" نے جو عظیم ہندوستان کی راجدھانی دہلی میں تصنیف و تالیف، تحقیق و ترجمہ علومِ سلف کے احیاء و تجدید کی ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔ اس کتاب کو پہلی بار اردو زبان میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ فاضل نوجوان مولانا ارشاد فہیم الدین سلفی نے کیا ہے جس کا مراجعہ اور نظرِ ثانی ہندوستان میں تعریب و ترجمہ کی ایک اتھارٹی پر وقار مترجم و مؤلف جناب مولانا عبدالمجید اصلاحی حفظہ اللہ کے منجھے ہوئے قلم نے کی ہے۔ موصوف کی نظرِ ثانی نے ترجمہ کو عام فہم، سلیس اور بامحاورہ بنا دیا ہے۔ جس کے لئے ادارہ مترجم و مراجع سبھی کا شکرگذار ہے۔

دعا ہے کہ رب العالمین ہماری اس ناچیز کوشش کو شرفِ قبولیت بخشے، اور طالبانِ حق اور حقیقت کو حقیقت کے آئینہ میں دیکھنے والوں کو دلائل و شواہد کی بنیاد پر حق کو حق اور باطل کو باطل کے روپ میں سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

مورخہ: ۱۱/۱۱/۱۴۰۶ھ
۱۸/۷/۱۹۸۶ء
بروز جمعہ

عبدالوہاب خلجی
(فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ)
مدیر الدار العلمیہ دہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین۔

آخری سالوں کے اندر شیعہ امامیہ اثنا عشریہ اور ان کے مخالفین اہلِ سنت، زیدیہ اور ریاضیہ کے درمیان حائل خلیج کو دور کرنے اور انھیں باہمدیگر قریب لانے کی جو تحریک اٹھی تھی، اس نے موضوع کی علمی تحقیق کے لئے نگاہوں کو متوجہ کر دیا ہے۔ مشہور اسلامی مصنف سید محبؒ الدین خطیب نے بھی اس پر قلم اٹھایا اور ان فرقوں کے درمیان قربت پیدا کرنے کے وسائل شیعیت کی امہاتِ کتب میں تلاش کیا، مگر ان پر اس کا محال اور ناممکن ہونا واضح ہوگیا، کیونکہ شیعی مذہب کے بانیوں نے اپنے اصول ومبادی کے اندر اس قربت کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی ہے جو اُس دین کے منافی ہیں جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر تشریف لائے، جس کی دعوت آپ کے صحابہ نے دی، آپ نے اپنے بعد صحابہ کو ایک ایسی روشن شاہراہ پر چھوڑا ہے جس سے انحراف کرنے والا ہلاک ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ اس تحقیقی رسالہ کے اندر تمام منقولات ان کتابوں سے ماخوذ ہیں جو امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک معتمد ہیں، نیز ان پر صفحات کے نمبر اور کتابوں کے ایڈیشنوں کا حوالہ بھی درج ہے، قاری کو یہاں کسی طرح کا شبہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ لوگوں کے سامنے انھیں پیش کر دیں، تاکہ جو زندہ رہے وہ دلیل کی بنیاد پر اور جو ہلاک ہو وہ دلیل کی بنیاد پر ہلاک ہو، اللہ ہدایت پانے والوں کا کارساز ہے۔

محمد الضیف — جدہ

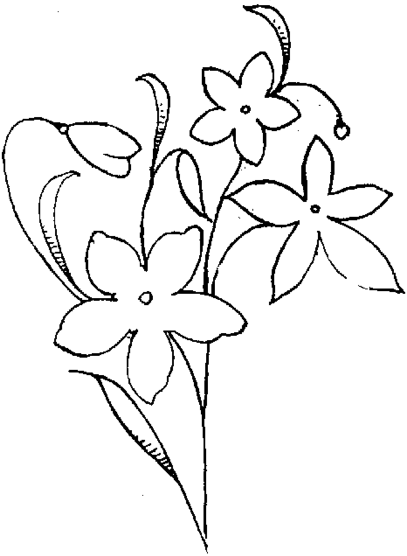

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعہ، سُنّی مفاہمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختلف اسلامی مذاہب اور فرقوں کے درمیان قربت پیدا کرنے کا موضوع

مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنا، ان کے افکار و مقاصد اور نقطہ ہائے نظر میں قربت کی راہ نکالنا، یقیناً طاقت، بیداری اور اصلاح کا اہم ترین وسیلہ اور اسلام کا سب سے بڑا مقصد ہے، اور ہر قوم و ملت کے لیے یکساں طور پر ہر زمانہ میں اور ہر جگہ مفید ہے۔

اس قسم کی دعوت پر لبیک کہنا اور باہمی تعاون کے ذریعہ اس کو کامیاب بنانا ہر مسلمان کا فریضہ ہے، بشرطیکہ یہ دعوت مقصد براری کی خاطر نہ ہو، نیز اس سے مترتب ہونے والے نتائج میں نقصان کا پہلو نفع کے پہلو پر حاوی نہ ہو۔

ماضی قریب میں اتحاد و قربت کی اس تحریک پر کافی گفتگو ہو چکی ہے حتیٰ کہ اس کی بازگشت ازہر کے درو دیوار سے بھی ٹکرائی۔ جامع ازہر مذاہب اربعہ کے ماننے والوں کا سب سے مشہور اور بڑا دینی مرکز شمار کیا جاتا ہے، مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی جو تحریک صلاح الدین ایوبیؒ کے زمانے سے آج تک چلی آ رہی تھی، اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر ازہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس مسئلہ سے دلچسپی لی، چنانچہ اس نے اپنا حلقہ تحقیق دیگر مذاہب تک بھی وسیع کر دیا۔ جس کے مطلع میں شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کا مذہب رہا۔ ازہر ہنوز سفر کے آغاز میں ہے۔ اس اعتبار سے یہ موضوع وقت کا ایک اہم موضوع ہے جس پر بحث و نظر کرنا ہر اس مسلمان کے لئے ضروری ہے جو اس سے اور اس کے عوارض و نتائج اور لوازم سے واقف ہو۔

چونکہ دینی مسائل طبعی طور پر وادیٔ پُرخار کا درجہ رکھتے ہیں، اس لئے انھیں حکمت و دانائی اور بصیرت کے ساتھ حل ہونا چاہیئے، جو ان کی تحقیق کرنا چاہے۔ شیعی پروپیگنڈہ کی نشر و اشاعت کے ان مراکز سے گذشتہ آخری برسوں کے دوران بعض ایسی کتابیں شائع ہوئیں جن کو پڑھنے کے بعد بدن میں لرزہ طاری ہو جاتا ہے قربت و مفاہمت پیدا کرنے کا تصور سارا کا سارا ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔

اسی جیسی ایک کتاب "الزہراء" ہے جس کو علماء نجف نے تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ ایک ایسی بیماری میں مبتلا تھے جس کی دوا مرد کے مادۂ منویہ کے علاوہ اور کچھ نہیں تھی۔ جزائر کے ایک بزرگ عالم شیخ بشیر ابراہیمی نے عراق کے پہلے سفر کے موقع پر اس کتاب کو دیکھا تھا۔

ایسی خبیث روح کو جس سے اس قسم کا مذہبی فجور صادر ہو، ہم اہلِ سنت کے مقابلہ میں زیادہ ضرورت ہے کہ وہ قریب آئے، ان کے اس دعویٰ کی بنیاد پر کہ وہ ہمارے مقابلہ میں اہلِ بیت سے زیادہ قریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق رکھتے ہیں نیز یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حق میں جن کے کندھوں پر اسلام قائم ہوا، وہ بباطن کیا بظاہر بھی بغض وحسد اور کینہ اِس حد تک رکھتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ امیر المؤمنین جیسی شخصیت کے بارے میں بھی مذکورہ بالا گندے اور ناپاک کلام سے گریز نہیں کر سکتے۔ چونکہ ہمارے اور ان کے درمیان بنیادی فرق موجود ہے لہٰذا انصاف کی بات یہ ہے کہ پہلے وہ اپنے دل و دماغ کو اسلام کے اولین اکابرین کے بغض وحسد سے پاک وصاف کریں۔ اور اہلِ سنت کا شکر ادا کریں کہ انھوں نے اہلِ بیت کے حق میں شریفانہ موقف اختیار کر رکھا ہے اور ان کے لئے احترام و عزت کا جو فریضہ ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ہاں اہلِ بیت کے حق میں ایک کوتاہی ضرور کرتے ہیں وہ یہ کہ انھیں اللہ کے ساتھ معبود نہیں بناتے جیسا کہ دوسرے گوشہ کے اندر ان کی منعقدہ مجلسوں میں دیکھا جاتا ہے، ان مجلسوں میں جن سے قریب ہونے کی ہم سے خواہش کی جا رہی ہے۔

تقریب و مفاہمت میں طرفین کے درمیان دونوں جانب سے قبولیت اختیار کرنا ضروری ہے اور یہ صورت تب ہی ممکن ہے جب منفی مثبت سے ملے۔ اور قبول کرنے کی دعوت اور اسے بروئے کار لانے کی مہم صرف ایک ہی سمت پر منحصر نہ ہو۔ اور دوسری سمت اس سے بالکل ہی بیگانہ ہو، جیسا کہ آج دیکھا جا رہا ہے۔

شیعہ مذہب کی نشر و اشاعت کے بے حد فعّال مراکز اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالسلطنتوں کو چھوڑ کر مصر جیسے اہلِ سنت دارالسلطنت کے اندر قربت پیدا کرنے کے یکطرفہ مرکز کا قیام جو مفہوم رکھتا ہے وہی مفہوم ازہر کے تعلیمی نصابوں کے اندر بھی قربت پیدا کرنے کا مضمون داخل کرنے کا ہے۔ جبکہ اس کے بالمقابل شیعی درس گاہوں کے اندر اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ معاملہ جیسا کہ حقیقت ہے جب یکطرفہ ہے تو کامیابی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی، اور اگر نتیجہ میں کوئی نامحمود ردِّ عمل طاری ہو گیا تو ناکامی کے ساتھ زیاں کاری کا منہ بھی دیکھنا پڑے گا۔ آیئے اصولی مباحث سے قبل فروعی مسائل کا تذکرہ کرتے ہیں کہ تعارف کا یہی سب سے آسان طریقہ ہے۔

فقہ اسلامی

اہلِ سنت اور شیعوں کے مابین فقہ اسلامی کا مرجع مسلّمہ اصول نہیں ہیں۔ اور اہلِ سنت کے فقہاء اربعہ کے نزدیک فقہی احکام و شرائع کی بنیاد جن اصولوں پر قائم ہے، شیعوں کے فقہی احکام و شرائع کی بنیاد ان اصولوں سے مختلف ہے، اور جب تک ان مسلّمہ اصول و مبادی پر جانبین سے مفاہمت اور باہمی موافقت نہ ہو جائے۔ تب تک فروعی مسائل میں وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ 'اصول' سے مراد یہاں اصولِ فقہ نہیں ہے، بلکہ دونوں فریقوں کے اولین دینی اصول ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقیہ کا مسئلہ

اہلِ سنت اور شیعوں کے مابین سچی مفاہمت کی راہ میں سب سے پہلی جو چیز رکاوٹ بنتی ہے وہ "تقیہ" کا مسئلہ ہے۔ تقیہ، شیعوں کا ایک مذہبی عقیدہ ہے جس کی بنیاد پر اہلِ سنت سے خلافِ حقیقت امور کا اظہار ان کے لئے جائز اور درست ہے، اس لئے عین ممکن ہے کہ ہم ہر جو سلیم الطبع ہیں ان کی مفاہمت اور باہمی قربت کی خواہش کو دیکھ کر دھوکے میں آجائیں، حالانکہ اندرونی طور پر نہ ان کی یہ منشا ہے۔ نہ مرضی، نہ اس کے لئے کارکردگی۔ بس جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ بات یکطرفہ رہے، دوسرا فریق اس سے الگ تھلگ رہے اور اپنے موقف سے ایک انچ ہٹنا گوارا نہ کرے۔ تقیہ کا پارٹ ادا کرنے والے ہمیں مطمئن بھی کردیں کہ انھوں نے ہماری جانب چند قدم بڑھائے ہیں تو بھی جمہور شیعہ عام وخاص سبھی اس اسٹیج کے اداکاروں سے الگ تھلگ رہیں گے اور جو لوگ ان کے نام سے بات کریں گے انھیں وہ اس بات کے لئے تسلیم نہ کریں گے کہ ان کے نام سے انھیں بات کرنے کا حق حاصل ہے۔۔

قرآن مجید میں طعن وتشنیع

قرآن مجید کو شیعہ، سنی اتحاد ومفاہمت میں اصل الاصول کی حیثیت حاصل ہونی چاہیے تھی، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ شیعوں کے دینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولوں کی بنیاد ہی سرے سے آیاتِ قرآنیہ کی تحریف اور غلط تاویل پر قائم ہے، اور یہ لوگ قرآنی آیات کے ان معانی و مفاہیم کو تسلیم ہی نہیں کرتے جن کو صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ائمہ دین نے قرونِ اولیٰ کے لوگوں سے سمجھا ہے۔

یہی نہیں بلکہ "نجف" کے ایک جید شیعی عالم حاجی میرزا حسین بن تقی نوری طبرسی گذرے ہیں، جن کی عظمت وجلالت کا یہ حال تھا کہ جب وہ ۱۳۲۰ھ میں وفات پا گئے تو شیعوں نے ان کو سلطان ناصر لدین اللہ کی لڑکی 'بانو عظمی' کے خاص ایوان کے اندر واقع مشہدِ مرتضوی میں دفن کیا، یہ جگہ 'نجف' میں باب القبلہ سے صحنِ مرتضوی کے داہنے جانب حجرے کا پہلا دیوان ہے جو ان کے یہاں سب سے مقدس مقام ہے ۔ انھوں نے ۱۲۹۲ھ میں "نجف" کے اندر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب قبر کے پاس بیٹھ کر ایک کتاب لکھی اور اس کا نام "فصل الخطاب فی اثباتِ تحریفِ کتابِ ربِ الارباب" رکھا۔ موصوف نے اس کتاب میں مختلف ادوار کے مجتہد اور شیعہ علماء کے سیکڑوں نصوص سے اس بات کو مدلل کیا ہے کہ موجودہ قرآن میں کمی اور زیادتی سے کام لیا گیا ہے، جب طبرسی کی یہ کتاب ۱۲۸۹ھ میں ایران کے اندر پہلی مرتبہ شائع ہو کر منظرِ عام پر آئی تو شیعوں کے اندر ایک ہنگامہ برپا ہو گیا، اس لئے کہ ان لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ صحتِ قرآن میں شکوک وشبہات کے دلائل اُن کی مختلف معتبر کتابوں میں متفرق حیثیت سے رہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ اُن کے خواص ہی اس سے واقف رہیں، ان متفرق دلائل کو جمع کر کے ایک کتابی شکل نہ دی جائے تاکہ مخالفین ان کو دیکھ کر ان پر حجت نہ قائم کر سکیں، چنانچہ جب دانشور شیعوں نے اس طرح کا اظہار خیال کیا تو طبرسی نے فوراً ایک کتاب استدراک کے طور پر لکھی اور اس کا نام "ردبعض الشبہات عن فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" رکھا، موصوف نے اس کی تصنیف کا کام اپنی عمر کی آخری منزل میں یعنی وفات سے تقریباً دو سال پہلے انجام دیا، اور شیعوں نے تحریف قرآن کو ثابت کرنے کی اس کوشش کا اعتراف اس طرح کیا کہ انھیں "نجف" کے اندر مشہد مرتضوی کے ممتاز مقام پر دفن کیا۔

اس نجفی شیعہ عالم طبرسی نے قرآن مجید میں نقص کا ثبوت مہیا کرتے ہوئے اپنی مذکورہ کتاب کے ص۱۸۰ پر ایک "سورۃ" کا تذکرہ کیا ہے جسے شیعہ "سورۃ الولایۃ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں، اس سورہ میں حضرت علیؓ کی ولایت کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے:

"یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا	اے مومنو! نبی اور ولی پر ایمان لے
بالنبی والولی الذین	آؤ جن کو ہم نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ
بعثناھما یھدیانکم الی	تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت
الصراط المستقیم" الخ	کریں"

مصر کی عدلیہ کے ایک اہم وزیر اور شیخ محمد عبدہ کے خاص شاگرد استاد محمد علی سعودی نے "مستشرق برائن" کے پاس مذکورہ سورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے قرآن مجید کا ایک ایرانی مخطوطہ دیکھا اور فوٹو گراف سے مذکورہ سورہ کی نقل حاصل کر لی، عربی عبارتوں کے اوپر ان کا ایرانی ترجمہ بھی منقول تھا، اور جیسا کہ طبرسی نے اس سورہ کو اپنی مذکورہ کتاب میں نقل کیا ہے، اسی طرح یہ سورہ شیعوں کی ایک دوسری کتاب "دبستانِ مذاہب" میں بھی موجود ہے۔ یہ کتاب ایرانی زبان میں "محسن فانی کشمیری" کی تصنیف ہے، جو ایران میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے، اور اسی کتاب سے علامہ مستشرق نولڈکی نے اس سورہ کو اپنی کتاب "تاریخ المصاحف" جلد دوم ص۱۰۲ پر نقل کیا ہے، نیز فرانس کے جریدہ آسیویہ نے بھی ۱۸۴۲ء میں ص۴۳۱، ص۴۳۹ پر اس سورہ کو شائع کیا ہے۔

جس طرح طبرسی نے "سورۃ الولایۃ" کا حوالہ دے کر قرآن مجید کے محرف ہونے پر استدلال کیا ہے، اسی طرح صاحبِ "کتاب الکافی" مطبوعہ ایران ۱۲۷۸ھ، ص۲۸۹، (یہ کتاب شیعوں کے یہاں وہی مقام رکھتی ہے جو سنیوں کے یہاں صحیح بخاری شریف کا ہے) نے قرآن مجید کو محرف ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے "ہمارے اکثر اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور انھوں نے محمد بن سلیمان سے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے اور انھوں نے ابوالحسن علیہ السلام (یعنی ابوالحسن ثانی علی بن موسیٰ رضا متوفی ۲۰۶ھ) سے روایت کیا ہے کہ میں نے ان سے کہا — میری جان آپ پر قربان — ہم قرآن مجید کی بہت سی آیتیں ایسی سنتے ہیں جو ہمارے یہاں نہیں ہیں، ان آیات کو جس طرح آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہمیں معلوم ہوا ہے اس طرح بخوبی نہیں پڑھ پاتے، تو کیا ہم اس کی وجہ سے گنہگار ہوں گے؟ ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں تم گنہگار نہیں ہو گے، جیسا تم نے سیکھا ہے ویسا ہی پڑھو اور عنقریب تم کو سکھانے والا آئے گا"

اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ شیعوں نے اپنی جانب سے گڑھ کر اسے اپنے امام علی بن موسی رضا کی جانب منسوب کر دیا ہے، لیکن اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے یہاں اس بات کا فتوی بھی موجود ہے کہ مصحفِ عثمانی جو عام طور پر دستیاب ہے اس کو اگر کوئی پڑھتا ہے تو گنہگار نہیں ہو گا، پھر کچھ مخصوص شیعہ موجودہ قرآن مجید کے خلاف ان کو کچھ ایسی آیتیں بتائیں گے جو بزعم خویش اُن کے یہاں موجود ہیں یا ان کے ائمہ اہلِ بیت کے پاس موجود رہی ہیں۔

مزعومہ قرآن جسے یہ حضرات ایک دوسرے کو چپکے چپکے بتاتے ہیں اور اپنے عقیدہ تقیہ[1] کے تحت اسے ظاہر نہیں کرتے اور مصحفِ عثمانی کے

[1] "تقی" شیعوں کے یہاں عام اور معروف نام ہے اور نوری طبرسی صاحب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" کے والد کا بھی یہی نام تھا، یہ نام ان کے یہاں تقوی سے نہیں بلکہ "تقیہ" سے ماخوذ ہے، ایک شیعہ آدمی جب اپنے لڑکے کا نام "تقی" رکھتا ہے تو اس سے یہ فال نکالتا ہے کہ یہ لڑکا "عقیدۂ تقیہ" میں پختہ کار ہو گا، اور مسلمانوں سے اپنے اصل عقیدے کا اظہار نہیں کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام اور مشہور قرآن کے درمیان انتقابل یہی وہ سبب تھا جس کے پیش نظر حسین بن محمد تقی نوری طبرسی نے اپنی کتاب (فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب) تصنیف کی، نوری طبرسی کی کتاب سے برأت کا عقیدۂ تقیہ کے تحت لاکھ اظہار کریں پھر بھی اس کتاب میں ان کی متفق علیہ اور مستند کتابوں سے علماء شیعہ کے سیکڑوں ایسے نصوص درج ہیں جن سے اس بات کی وضاحت ہوجاتی ہے کہ یہ لوگ موجودہ قرآن مجید کے محرّف ہونے پر کامل اور پختہ اعتقاد رکھتے ہیں، البتہ یہ لوگ اس بات کے خواہاں ضرور ہیں کہ قرآن مجید کے سلسلے میں ان کے اس عقیدے پر شور وغل نہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ ان کے عقیدے کے مطابق دو طرح کا قرآن پایا جاتا ہے، ایک تو معروف ومشہور، دوسرا مخصوص ومخفی۔ ثانی الذکر قرآن سے ہی "سورۃ الولایۃ" کا تعلق ہے، یہ حضرات اس فتوی کی رو سے اسی کی تعلیم دیتے ہیں، جسے انھوں نے اپنے امام علی بن موسی کی جانب منسوب کر رکھا ہے یعنی "جیسا سیکھا ہے ویسا ہی پڑھو، عنقریب وہ شخص آئے گا جو تمہیں تعلیم دے گا۔"

شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن مجید کی سورہ "الم نشرح" کی ایک آیت "وَجَعَلْنَا عَلِیًّا صِهْرَكَ" یعنی ہم نے حضرت علی کو آپ کا داماد بنایا" ساقط کردی گئی ہے، حالانکہ یہ کتنا مضحکہ خیز اور قابل شرم دعوی ہے، اس لئے کہ سب کو معلوم ہے کہ یہ سورہ مکی ہے اور حضرت علیؓ مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد نہیں بنے تھے، بلکہ مکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں آپ کے صرف ایک ہی داماد تھے، اور وہ تھے عاص بن ربیع اموی رضؓ، جن کی تعریف مسجد نبوی کے منبر پر آپ نے اس وقت کی تھی جس وقت حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے علاوہ ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا، اور حضرت فاطمہؓ نے اس کی شکایت آنحضورؐ سے کردی تھی، اور اگر اسی بنیاد پر حضرت علیؓ کا ذکر قرآن مجید میں ضروری تھا، تو پھر حضرت عثمان بن عفانؓ اس کے زیادہ مستحق تھے کیونکہ ان کی زوجیّت میں آنحضورؐ کی دو دو صاحبزادیاں تھیں، اور جب ان کی دوسری بیوی کا انتقال ہوگیا تو آپؐ نے ان سے فرمایا تھا "اگر ہمارے پاس کوئی تیسری لڑکی ہوتی تو اس کو بھی تمہاری زوجیت میں دے دیتا۔

"ابن شہر آشوب" کے ایک بلند پایہ شیعی عالم ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی متوفی ۵۸۸ھ اپنی کتاب "الاحتجاج علی اھل اللجاج" میں دعویٰ کرتا ہے "حضرت علیؓ نے ایک زندیق سے کہا (نام مذکور نہیں ہے) مجھ پر تمہارے غلبہ کی تردید اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے، "وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ" (ترجمہ) اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف نہ کرسکو تو تمہیں جو عورتیں بھلی معلوم ہوں ان سے شادی کرلو" یہاں عورتوں سے نکاح کرنے کا یتیموں کے مسئلہ سے کیا تعلق ہے؟ تمام عورتیں یتیم بھی نہیں ہوتیں۔ اس لئے یہاں بھی وہی معاملہ ہے جس کا تذکرہ میں نے پہلے کیا ہے۔ یعنی منافقین[1] نے قرآن مجید کو ساقط کردیا ہے

---

[1] منافقین سے ابومنصور طبرسی کی مراد وہ اصحاب رسول ہیں جنھوں (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے یتامیٰ اور عورتوں کے نکاح کے درمیان جو خطاب اور واقعات درج ہیں وہ ثلث قرآن سے زیادہ ہیں۔

حضرت علیؓ بھی شیعوں کے بہتان کی زد میں

درحقیقت یہ حضرت علیؓ پر شیعوں کا ایک عظیم بہتان ہے، اس لئے کہ حضرت علیؓ نے اپنی مدتِ خلافت کے دوران اس بات کا کبھی اعلان نہیں کیا کہ قرآن مجید کی فلاں جگہ سے اس کا فلاں ایک تہائی حصہ ساقط کر دیا گیا ہے، اور نہ ہی مسلمانوں کو اس کے لکھنے یا اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نے قرآن مجید کی تدوین کی اور جس مصحفِ عثمانی پر حضرت علیؓ اپنی مدتِ خلافت میں عمل پیرا رہے۔ بفرضِ محال اگر "کتاب الاحتجاج علیٰ اہل اللجاج" کی اس عبارت کی نسبت حضرت علیؓ کی جانب صحیح تسلیم کر لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انھوں نے دین اسلام کے ساتھ بہت بڑی خیانت کی کیونکہ ان کے پاس قرآن مجید کا یہ ایک تہائی حصہ موجود تھا لیکن اس کو انھوں نے چھپائے رکھا نہ تو اس پر خود عمل کیا اور نہ لوگوں کو اس کا پابند بنایا، کم از کم اپنی مدتِ خلافت میں تو وہ ایسا کر ہی سکتے تھے، اور جب کسی مانع کے بغیر انھوں نے ایسا نہیں کیا تو ان کا یہ فعل نفاق میں داخل ہوگیا۔

قارئینِ کرام اسی ایک مثال سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مؤلفِ کتاب ابومنصور طبرسی نے اصحابِ رسول پر منافقت کا یہ الزام لگانے سے قبل خود حضرت علیؓ پر خیانت اور کفر تک کا الزام لگا دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی مشنریوں کا اظہارِ مسرت

آج سے تقریباً تراسی ۸۳ سال قبل جب پہلی بار طبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" ایران، نجف اور دیگر شیعی ممالک میں شائع ہوئی، اور باوجودیکہ یہ کتاب اللہ اور اس کے برگزیدہ بندوں کے خلاف سیکڑوں غلطیہائے مضامین اور افترارات سے پُر تھی، اسلام دشمن عیسائی مشنریوں کو اس سے بڑی خوشی ہوئی اور ان لوگوں نے اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کر کے شائع کیا، جیسا کہ محمد مہدی اصفہانی کاظمی نے اپنی کتاب "احسن الودیعۃ" جلد دوم ص۹۰ میں اس کا تذکرہ کیا ہے، "احسن الودیعۃ" شیعوں کی کتاب "روضات الجنات" کے حاشیہ کے طور پر لکھی گئی ہے۔

اس کے علاوہ تحریفِ قرآنی کے سلسلے کی دو بڑی نصِ صریح ان کی صحیح بخاری (یعنی الکافی للکلینی) میں بھی موجود ہے، پہلی نص[1] (الکافی مطبوعہ ایران ۱۲۷۸ھ ص۵۴) پر یوں مذکور ہے" جابر جعفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا" جس کسی نے بھی یہ دعوی کیا کہ اس نے پورا قرآن مجید اس کی اصلی نازل شدہ حالت میں کردیا ہے وہ کذاب ہے، مکمل قرآن مجید کو علی بن ابی طالب اور ان

---

(۱) ۱۳۸۱ھ کے ایڈیشن کے ص۲۲۸ پر دیکھئے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مابعد کے ائمہ کے علاوہ کسی نے بھی جمع نہیں کیا اور نہ کسی نے اس کو یاد رکھا "

آج بھی تمام شیعہ "الکافی" کو پڑھتے ہیں اور مذکورہ بالا نص پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن ہم اہلِ سنت کا اس کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ "شیعوں نے کذب بیانی سے کام لے کر اس کو باقر ابوجعفر کی جانب غلط منسوب کیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا علیؓ اپنی پوری مدتِ خلافت میں کوفہ کے اندر اسی مصحف پر کاربند رہے جس کو ان کے دینی اور ملّی بھائی سیدنا عثمان غنیؓ نے توفیقِ ایزدی سے جمع کر کے تمام اسلامی ممالک میں بھیجا اور اس پر ہمیشہ کے لئے عمل کرنے کا حکم دیا تھا، اگر حضرت علیؓ کے پاس کوئی دوسرا مصحف ہوتا تو خلیفۂ وقت ہونے کے ناطے بغیر کسی رکاوٹ کے اس پر خود عمل کرتے اور مسلمانوں کو بھی اس کی اشاعت اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیتے، لیکن اس کے باوجود اگر انھوں نے اس دوسرے مصحف کو مسلمانوں سے پوشیدہ رکھا تو یقیناً وہ اللہ اور اس کے رسول اور دینِ اسلام کے خائن تھے (نعوذ باللہ من ذلک)

ان کے مذکورہ بیان کے مطابق اس نص کے راوی جابر جعفی اگرچہ ان کے نزدیک قابلِ اعتماد اور ثقہ ہیں تاہم وہ جمہور ائمۂ اسلام کے نزدیک کذب بیانی میں شہرت رکھتے ہیں، چنانچہ ابو یحییٰ حمانی کا بیان ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ کو فرماتے ہوئے سنا "میں نے عطاء سے زیادہ افضل کسی کو نہیں دیکھا اور جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا کسی کو نہیں پایا "

(دیکھئے ہمارا مقالہ مطبوعہ مجلہ الازہر ص۳۰ ۱۳۷۲ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری نص پہلے سے بھی زیادہ دجل وفریب پر مبنی ابوجعفر کے واسطے سے ان کے لڑکے جعفر صادق کی جانب منسوب ہے جو کہ اسی کتاب "الکافی" مطبوعہ ایران ۱۲۷۸ھ ص ۵۷[1] پر یوں مذکور ہے۔ ابوبصیر راوی ہے کہ میں ابوعبداللہ جعفر صادق کے پاس حاضر ہوا ... انھوں نے فرمایا "ہمارے پاس فاطمہ علیہا السلام کا ایک مصحف موجود ہے، میں نے کہا" فاطمہ کا مصحف کیسا ہے؟ انھوں نے فرمایا اس قرآن میں تمہارے موجودہ قرآن سے سہ گنا زیادہ آیات ہیں لیکن بخدا تمہارے اس قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے"۔

ائمہ اہلِ بیت کی جانب اس طرح کے جھوٹے منسوب کردہ نصوص قدیمی ہیں، آج سے ایک ہزار سال قبل محمد بن یعقوب کلینی نے اپنی کتاب "الکافی" میں ان سب کو اکٹھا کردیا ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہ نصوص اس سے بھی قدیم ہیں اس لیے کہ کلینی نے ان کی روایت اپنے بڑے بڑے ماہر اور کذاب علماء اور مذہبِ شیعیت کے اولین معماروں سے کی ہے، اس کی قدامت کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ جس وقت ہسپانیہ مسلمانوں کے قبضہ میں تھا اسی زمانے میں امام ابومحمد بن حزمؒ کا ہسپانیہ کے پادریوں سے ان کے عقائد پر مناظرہ ہوتا تھا جب امام موصوف ان کے نصوصِ کتب کے محرف ہونے پر دلائل بیان کرتے تو پادری بھی ان کے خلاف یہ

---

(۱) ۱۳۸۱ھ کے ایڈیشن، ص ۲۳۸ پر ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجت قائم کرتے تھے کہ شیعوں نے قرآن مجید کے محرف ہونے کا اقرار کیا ہے، لیکن امام موصوف نے ان کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ شیعوں کا یہ اقرار قرآن مجید اور مسلمانوں کے خلاف حجت نہیں بن سکتا کیونکہ شیعہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں ۔

(الملل والنحل لابن حزم جلد دوم ص۷۸ اور جلد چہارم ص۱۸۲ مطبوعہ قاہرہ پہلا ایڈیشن)

مسلم حکمرانوں سے متعلق شیعوں کا عقیدہ

ہم اپنی اسلامی حکومتوں کو اس اہم حقیقت سے باخبر کر دینا چاہتے ہیں کہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ (جس کو جعفریہ بھی کہا جاتا ہے) کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے (باستثناء خلافتِ علیؓ) اب تک کی تمام اسلامی حکومتیں غیر شرعی ہیں، اور کسی بھی شیعہ مذہب کے متبع کے لئے اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ اس کے ماتحت رہنا جائز نہیں ہے، بلکہ حتی الامکان اس سے الگ رہے اور نمائشی طور پر اس کے ساتھ رواداری کا اظہار کرے، اس لئے کہ ماضی میں جتنی اسلامی حکومتیں قائم تھیں، اور جو حال میں ہیں اور جو مستقبل میں قائم ہوں گی سب کی سب غصب کردہ ہیں، شیعہ مذہب اور عقیدے کے اعتبار سے شرعی حکمراں صرف ان کے بارہ ائمہ ہیں خواہ عملی طور پر ان کو حکمرانی کا موقع ملے یا نہ ملے، ان کے علاوہ ابوبکرؓ و عمرؓ سمیت اب تک جتنے مسلم حکمراں گذرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں سب کے سب غاصب اور فرقہ پرست ہیں، خواہ انھوں نے اسلام کی جتنی بھی خدمت کی ہو، اسلامی مملکت کی توسیع اور اعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلے میں جتنی بھی جدوجہد سے کام لیا ہو۔

ابوبکرؓ و عمرؓ سے بغض و حسد

پوری شیعہ جماعت حضرت علیؓ کے علاوہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان غنیؓ اور تمام مسلم حکمرانوں پر لعنت بھیجتی ہے، حتیٰ کہ امام ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ کی جانب غلط طور پر یہ منسوب کر رکھا ہے کہ ان کے شیعوں نے ابوبکرؓ کے لئے "جبت" یعنی سرکش اور "طاغوت" یعنی شیطان کا جو نام عطا کر رکھا ہے اس پر انھوں نے انھیں برقرار رکھا ہے، چنانچہ ان کے جرح و تعدیل کی سب سے جامع اور مفصل کتاب "تنقیح الرجال فی احوال الرجال" جلد اول ص۲۰۷ مطبوعہ مرتضویہ پریس نجف سنہ ۱۳۵۲ھ" میں اس کتاب کے مصنف شیعہ جعفریہ کے امام علامہ ثانی آیت اللہ مامقانی نے، شیخ محقق محمد بن ادریس حلی کی کتاب "کتاب السرائر" کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے اور محمد بن ادریس حلی نے اس کو "مسائل الرجال و مکاتباتھم الی مولینا ابی الحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ علیہ السلام" کے حوالے سے نقل کیا ہے، اس کتاب میں محمد بن علی بن عیسیٰ کی جانب جو مسائل منسوب ہیں ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ میں نے محمد بن علی بن موسیٰ علیہ السلام سے تحریری طور پر یہ دریافت کیا کہ اہلِ بیت سے عداوت رکھنے کا معیار کیا ہے؟ اور اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی "جبت وطاغوت" (یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ) کو خلافت میں مقدم مانتا ہے اور ان کی امامت کا اعتقاد رکھتا ہے تو کیا مزید اس کو آزمانے کی ضرورت ہے؟

جواب ملا ــــ جس کا یہ عقیدہ ہو وہ "ناصب" یعنی اہل بیت کا دشمن شمار ہوگا۔ گویا کہ ایک آدمی کو اہل بیت کا دشمن سمجھنے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو خلافت کے معاملہ میں حضرت علیؓ پر مقدم مانتا ہو، اور ان دونوں بزرگوں کی امامت کا اعتقاد رکھتا ہو، اور حد تو یہ ہے کہ "جبت" اور "طاغوت" کا مذکورہ مفہوم ان کی ایک دعا کے اندر بھی شامل ہے جس کو یہ لوگ "قریش کے دو بتوں کی دعا" کہتے ہیں، اور اس سے ابوبکرؓ و عمرؓ مراد لیتے ہیں۔ یہ دعا ان کی ایک کتاب "مفتاح الجنان کے ص۱۱۴ پر ان الفاظ میں مذکور ہے: اللھم صل علی محمد و علی آل محمد، والعن صنمی قریش وجبتیھما وطاغوتیھما وابنتیھما ..... الخ" (ترجمہ) اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر درود نازل فرما اور قریش کے دونوں جبت و طاغوت اور اس کے دونوں بت اور ان دونوں کی لڑکیوں پر لعنت بھیج! دونوں لڑکیوں سے مراد، ام المومنین عائشہؓ اور ام المومنین حفصہؓ ہیں"۔

قاتلِ عمرؓ کی تعظیم

اہلِ ایران کو اسلام سے روشناس کرانے والے اور ایران میں مجوسیت کی آگ بجھانے والے، سیدنا حضرت عمر فاروقؓ سے شیعوں کی عداوت کی انتہا یہ ہے کہ ان کے قاتل ابولؤلؤ مجوسی کو یہ لوگ "بابا شجاع الدین"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں ۔ شیعوں کا ایک راوی علی بن مظاہر ان کے روحانی پیشوا احمد بن اسحاق قمی احوص سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ عمر بن خطاب کے قتل کا دن فخر و مباہات ، تکریم ، برکت ، تسلی اور زکوۃِ عظمی کا دن ہے ۔

حکومت کا عقیدہ

ابو بکرؓ و عمرؓ اور صلاح الدین ایوبی سمیت جتنے فاتحینِ اسلام نے اب تک اسلام کے نام پر حکومت کی ہے ، سب کے سب شیعی عقیدہ کے مطابق ظالم اور غاصب تھے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ، اس لئے کہ یہ تمام غیر شرعی حکمران تھے ، اور شیعوں کی جانب سے یہ تعاون علی الخیر ، سچی اطاعت ، اور صحیح ولایت کے مستحق نہیں ہیں ، البتہ عقیدۂ تقیہ کے تحت ان سے بدلہ لینے ، اور منافقت کرنے کی خاطر ان کی ظاہری اطاعت بقدرِ ضرورت کی جا سکتی ہے ۔

شیعوں کے اساسی عقائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب بارھویں امام مہدی (جو ابھی باحیات ہیں اور جن کے خروج کے یہ لوگ منتظر ہیں تاکہ ان کی معیت میں دنیا پر قابض ہو جائیں ، اور ان کا ذکر جب بھی یہ لوگ اپنی کتابوں میں کرتے ہیں تو ان کے نام یا لقب یا کنیت کے ساتھ "عج" لکھتے ہیں جس کا مفہوم ہے " عجل اللہ فرجہ " یعنی اللہ تعالی ان کو جلد لائے) اپنی طویل خواب سے بیدار ہوں گے جس پر ایک ہزار سال کی مدت گذر چکی ہوگی ۔ تو اللہ تعالی تمام سابق اور موجودہ حکمرانوں کو ان کے اور ان کے آباء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خاطر زندہ کرے گا، اور ان میں "جبت وطاغوت" یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ پیش پیش ہوں گے، اور یہ امام غائب اپنے اور اپنے بارہ آباء و اجداد کے حقِ حکومت کو غصب کرنے کے نتیجہ میں ان کا محاکمہ کریں گے۔ اس لئے کہ اسلام میں حکومت کرنے کا حق آنحضورؐ کے بعد سے قیامت تک ان ہی بارہ ائمہ کو حاصل ہے ــــ اور اس کے بعد ان سے قصاص اس طور سے لیا جائے گا کہ ان میں سے ہر پانچ سو کو ایک ساتھ قتل کر کے نیست و نابود کر دینے کا حکم دیں گے، اور اس طرح پوری مدتِ اسلام کے تین ہزار حکمرانوں کا صفایا ہو جائے گا، یہ ان کی دنیاوی سزا ہوگی، پھر جب قیامتِ کبریٰ قائم ہوگی اور جنت و جہنم میں دخول کی باری آئے گی تو تمام اہلِ بیت اور شیعہ جنت کے حقدار ہوں گے اور باقی لوگ جہنم رسید ہوں گے۔ شیعہ اس حیاتِ محاکمہ اور قصاص کے سلسلے کو رجعت کے نام سے یاد کرتے ہیں، اور یہ ان کا اساسی اور غیر متزلزل عقیدہ ہے، بعض شریف النفسوں کا خیال ہے کہ شیعوں نے اخیر زمانوں میں اس طرح کے عقائد سے رجوع کر لیا ہے مگر یہ خیال بالکل غلط اور واقعہ کے برعکس ہے۔

شیعیت سے انحراف اور کمیونزم سے اتحاد

حکومتِ صفویہ کے ایام سلطنت سے اب تک شیعوں کے یہی مسلّمہ عقائد تھے، لیکن زمانۂ حال کے شیعہ دو حصوں میں منقسم ہو چکے ہیں کچھ تو پہلے کی طرح اب بھی ان ہی عقائد پر ایمان رکھتے ہیں، اور کچھ عصری علوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بدولت ان خرافات کو چھوڑ کر کمیونزم کی جانب مائل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ عراق اور ایران میں موجودہ کمیونسٹ، شیعی النسل ہیں جنھیں ان خرافات کا علم ہوا تو کمیونسٹ ہو گئے۔ اب ان کے یہاں سوائے ان لوگوں کے جو مذہبی یا سیاسی، اجتماعی یا انفرادی اغراض کی تکمیل کی خاطر "تقیہ" کا سہارا لے کر حقیقتِ حال کو چھپاتے ہیں کوئی متوسط اور متوازن جماعت باقی نہیں رہ گئی ہے۔

شیعوں کی معتبر اور مستند کتابوں سے عقیدۂ رجعت کو سمجھنے کے لئے، ان کے مذہبی رہنما ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان (شیخ مفید) کے اس قول کو ذکر کر دیتا ہوں جس کو انھوں نے اپنی کتاب "الارشاد فی تاریخ حجج اللہ علی العباد" صفحہ ۳۹۸-۴۰۲ پر نقل کیا ہے، یہ کتاب قدیم زمانے میں ایران کے اندر پتھروں پر کندہ ہے جس میں تاریخ طباعت درج نہیں ہے لیکن اس کی طباعت محمد علی محمد حسن کلبایکانی کے خط میں ہے، اور اس کو فضل بن شاذان نے محمد بن علی سے اس نے کوفی سے اس نے وہب بن حفص سے اس نے ابو بصیر کے واسطے سے بیان کیا ہے، ابو بصیر کا بیان ہے کہ ——————

انتقام اور برباد کرنے کا جذبہ

ابو عبداللہ جعفر صادق نے فرمایا تیئیسویں کی رات کو "القائم" کے نام کی منادی کی جاتی ہے، اور وہ عاشورہ کے دن قیام کرتے ہیں (القائم شیعوں کے بارھویں امام کا لقب ہے جن کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارہ صدی قبل وہ پیدا ہو چکے ہیں اور اب تک باحیات ہیں اور جلد ہی ظاہر ہو کر حکومت کریں گے) گویا کہ میں دسویں محرم یعنی عاشورہ کے دن ان کے ساتھ رکنِ یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہوں، اور جبرئیل علیہ السلام ان کے دائیں جانب یہ اعلان کر رہے ہیں کہ — اللہ کے لئے بیعت کرو — اور یہ سنتے ہی پوری روئے زمین کے شیعہ ان کی جانب چلے آرہے ہیں، زمین کو ان کے لئے لپیٹ کر مسافت کم کر دی گئی ہے، اور آنے کے بعد سب ان سے بیعت کر رہے ہیں۔ ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ — القائم، مکہ سے چلیں گے اور کوفہ ہوتے ہوئے ہمارے "نجف" میں نزول پذیر ہوں گے، پھر وہاں سے ان کے سارے لشکر شہروں میں پھیل جائیں گے — اور حجال نے ثعلبہ سے اس نے ابوبکر حضرمی سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام کے واسطے سے بیان کیا کہ ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا — کیا معلوم ہوتا ہے جیسے قائم علیہ السلام کے ساتھ "نجف" میں موجود ہوں اور وہ مکہ سے یہاں پانچ ہزار فرشتوں کی معیت میں تشریف لائے ہیں، جبرئیل علیہ السلام ان کے دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں جانب ہیں اور سارے مومنین ان کے آگے آگے ہیں، اور وہ لشکروں کو مختلف شہروں میں پھیلا رہے ہیں۔

عبدالکریم جعفی کا بیان ہے کہ میں نے ابو عبداللہ جعفر صادق سے عرض کیا کہ قائم علیہ السلام کتنے ایام تک حکومت کریں گے؟ آپ نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساٹھ سال تک، پھر آپ نے فرمایا کہ اس وقت دن اتنے لمبے ہو جائیں گے کہ اس وقت کا ایک سال تمہارے دس سال کے برابر ہوگا اور اس طرح ان کی مدتِ حکومت تمہارے سال کے حساب سے ستر سال کی ہوگی" ابو بصیر بھی موجود تھا۔ اس نے کہا میری جان آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ سال کی مدت کس طرح طویل کر دے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمانوں کو متفرق ہو جانے اور اپنی حرکت کم کر دینے کا حکم دے گا اور اس طرح دن اور سال لمبے ہو جائیں گے اور جب ان کے قیام کا زمانہ قریب آئے گا تو جمادی الاخری اور رجب کے پہلے عشرہ میں لوگ اس کثرت سے ظاہر ہوں گے کہ چشمِ فلک نے کبھی اس کا مشاہدہ نہیں کیا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ مومنین کو گوشت اور پوست کے ساتھ قبر سے اٹھائے گا۔ میں ان کو دیکھ رہا ہوں، کہ اپنے بدن سے مٹی جھاڑتے ہوئے چلے آرہے ہیں۔

اور عبداللہ بن مغیرہ، ابو عبداللہ جعفر صادق سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا ــــ جب آلِ محمدؐ سے قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو پانچ سو قریشیوں کو زندہ کر کے ان کی گردنیں ماریں گے، پھر پانچ سو کو زندہ کر کے ان کی گردنیں ماریں گے، اس عمل کو چھ بار دہرائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ ان لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے؟ (راوی کو تعجب اس عقیدے کی بنیاد پر ہوا کہ قابلِ گردن زدنی خلفائے راشدین، خلفائے بنو امیہ، خلفائے بنو عباسیہ اور جعفر صادق تک کے تمام مسلم حکمران ہیں اور ظاہر ہے کہ ان کی تعداد مذکورہ تعداد کے عشرِ عشیر بھی نہیں ہے) جعفر صادق نے فرمایا ــــ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہیں ان کے ساتھ ان کے متبعین بھی ہوں گے ـــ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہماری حکومت آخری حکومت ہوگی، اور ہم سے پہلے تمام حکومتیں قائم ہو چکی ہوں گی تاکہ وہ لوگ ہمارے طرزِ حکومت کو دیکھ کر یہ نہ کہیں پھر جب ہم حکومت کریں گے تو ان ہی کے نقشِ قدم پر چلیں گے"۔

اور جعفر جعفی، ابو عبداللہ جعفر صادق سے راوی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب آلِ محمدؐ سے قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو مختلف خیمے نصب کریں گے جن میں قرآن مجید کی پوشیدہ آیات(۱) کی تعلیم دی جائے گی، لیکن موجودہ قرآن مجید کے حافظوں کے لیے وہ نہایت دشوار ہوں گی یعنی اختلافِ تالیف کی وجہ سے مصحفِ عثمانی کے حافظین کے لئے مشکل درپیش ہوگی۔ اور عبداللہ بن عجلان راوی ہے کہ ابو عبداللہ جعفر صادق نے فرمایا ـــ کہ جب قائم علیہ السلام آئیں گے تو داؤد علیہ السلام کے طرز پر حکومت کریں گے(۲)۔

اور مفضل بن عمر راوی ہے کہ ابو عبداللہ جعفر صادق نے فرمایا۔ قائم علیہ السلام کے ساتھ کوفہ سے موسیٰ علیہ السلام کے ستائیس اصحاب، اصحابِ کہف

---

(۱) سوال یہ ہے کہ اس نیک کام کو ان کے جدِ امجد علی بن ابی طالب رضؓ نے اپنی مدتِ خلافت کے اندر انجام کیوں نہیں دیا؟ کیا ان کا بارھواں پوتا ان سے زیادہ اسلام کو ماننے اور قرآن پر عمل کرنے والا ہوگا؟

(۲) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس طرزِ حکومت پر نکتہ چینی کی ہے جیسا کہ ارشاد ہے "وَظَنَّ دَاوُدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ، فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ... الخ (ترجمہ) "اور داؤد نے یہ خیال کیا کہ ہم نے اس کو جانچا ہے پس اس نے اپنے رب سے بخشش مانگی اور خدا کے سامنے جھکا اور رجوع کیا پھر ہم نے انہیں بخش دیا"۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اصحاب. ان کے علاوہ یوشع بن نون، سلیمان، ابو دجانہ انصاری، مقداد اور مالک اشتر اعوان و انصار کی حیثیت سے نکلیں گے۔

مذکورہ بالا نصوص شیعوں کے ایک بڑے معتبر عالم شیخ مفید کی کتاب سے نہایت دیانت کے ساتھ حرف بحرف نقل کئے گئے ہیں، اور اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ یہ نصوص جھوٹی اور من گھڑت سندوں کے ساتھ اہل بیت سے روایت کی گئی ہیں، لیکن مصیبت یہ بھی ہے کہ یہی دروغگو حضرات اہل بیت کے خاصہ خاصان بھی ہیں۔ شیخ مفید کی یہ کتاب ایران میں چھپی ہے اس کا اثری قلمی نسخہ اب بھی موجود و محفوظ ہے۔

رجعت کا عقیدہ

رجعت اور مسلم حکمرانوں سے محاکمے کا عقیدہ بھی شیعوں کے اساسی عقائد میں شامل ہے جس پر "امالی المرتضی" کا مصنف سید مرتضی بھی ایمان رکھتا تھا، (مشہور شاعر شریف رضا کا بھائی اور "نہج البلاغۃ" پر بے بنیاد اور غلط اضافہ کرنے میں اس کا شریک تھا، چنانچہ ایک تہائی سے زائد اسی طرح کے اضافات ہیں جن میں صحابہ کرام پر کیچڑ اچھالا گیا ہے) یہی سید مرتضی اپنی کتاب "المسائل الناصریہ" میں کہتا ہے "ابوبکر و عمر کو مہدی یعنی قائم علیہ السلام کے زمانے میں ایک درخت پر پھانسی دی جائے گی، یہ درخت پھانسی سے قبل ہرا ہوگا لیکن پھانسی دینے کے بعد خشک ہو جائے گا۔"(۱)

---

(۱) ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ مسیحیوں کے عقیدۂ صلیب سے ماخوذ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعوں کے افکار ہنوز غیر متغیر ہیں

شیعہ علماء اور اکابرین ہمیشہ سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے علاوہ جملہ اکابرینِ اسلام، خلفائے عظام، اسلامی حکمراں، مجاہدین و محافظین کے متعلق اسی قسم کا رسوا کن موقف اختیار کرتے چلے آئے ہیں، لیکن دار التقریب کا نگراں اور اس پر رقم خرچ کرنے والے شیعی مبلغ کو مذکورہ بالا حقائق سے بے خبروں کو یہ باور کراتے ہوئے سناتا گیا کہ ہمارے یہ عقائد ماضی میں ضرور مسلّم تھے لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر فریب اور کذب بیانی پر مبنی ہے، اس لئے کہ آج بھی جو کتابیں ان کے جملہ تعلیمی اداروں میں داخلِ نصاب ہیں ان ہی عقائد سے پُر ہیں، اور آج بھی ان کو ضروریاتِ مذہب اور اولین عناصر کا درجہ حاصل ہے، بلکہ حال میں جو کتابیں علماء نجف، ایران اور جبل عامل کی طرف سے شائع ہو رہی ہیں قدیم کتابوں سے بھی دو قدم آگے ہیں، جن کو پڑھنے کے بعد تقریب و مفاہمت کی ساری تمنائیں خاک میں مل جاتی ہیں اس کی ایک زندہ مثال ہم پیش کرتے ہیں۔ شیخ محمد بن محمد مہدی خالصی اور ان کے مصری ہمنوا جو صبح و شام یہ اعلان کرتے ہوئے نہیں تھکتے کہ ہم عملی طور پر قربت چاہتے ہیں۔ یہی داعیٔ اتحاد و یگانگت، حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو مومن ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ اپنی کتاب "احیاء الشریعۃ فی مذہب الشیعۃ" جلد اول ص ۶۳، ۶۴ پر فرماتے ہیں " اگر اہلِ سنت یہ کہیں کہ ابوبکر و عمر بیعتِ رضوان میں شامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جن سے رضائے الٰہی پر قرآن مجید کی نصِ صریح موجود ہے:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ۔ "اللہ تعالیٰ ان تمام مومنین سے راضی ہوگیا جو آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے"

تو ہم کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا "لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ" تو ہر بیعت کرنے والا اس میں شامل ہو جاتا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے "مومنین" کی قید لگا دی تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان ہی لوگوں سے راضی ہوا جن کا ایمان خالص تھا۔

ایک ثابت شدہ تاریخ پر حملہ

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے ایمان میں خلوص نہیں تھا اس لئے یہ لوگ رضائے الٰہی میں شامل نہ ہو سکے۔

قارئین کرام! یہ ہیں ہمارے دو معاصر شیعہ عالم اسلام اور مسلمانوں کے غیرت و حمیت کے لمبے چوڑے دعوے کرنے والے۔ اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی اور مصلحت کے لئے مرنے والے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل یا کم از کم اسلامی تاریخ کے سب سے باوقار اور برتر انسان ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں اُن کے یہ عقائد ہیں، جنھیں وہ اپنی حالیہ تصنیفات میں شائع کر چکے ہیں ــــ تو پھر کس امید پہ اہلِ مذاہب کے درمیان ان سے افہام و تفہیم کی امید کی جا سکتی ہے؟ در اصل یہ حضرات مسلمانوں کے قلعہ میں ففتھ کالمسٹ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف یہ لوگ اسلامی عمارت کے معمارِ اولین اور رسالۂ اسلام کے موسسین صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور جملہ مسلم حکمرانوں کو ذلت وپستی کے اس انتہا درجے تک پہنچا دیتے ہیں تو دوسری طرف اس کے برعکس اپنے ائمہ کو ایسے مقام پر لا کھڑا کرتے ہیں جس سے ان کے ائمہ نے خود برأت کا اظہار کیا ہے، چنانچہ کلینی نے اپنی کتاب "الکافی" کے اندر ائمۂ اثنا عشریہ کے ایسے اوصاف نقل کیے ہیں جن کی وجہ سے یہ ائمہ بشریت کے درجے سے بلند ہو کر عہدِ بت پرستی کے یونانی معبودوں کے رتبے پر فائز نظر آتے ہیں، اگر ہم ان اوصاف کو "الکافی" اور اس جیسی دوسری شیعی مستند کتابوں سے اکٹھا کریں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی۔ خوفِ طوالت کے پیشِ نظر ہم یہاں صرف "الکافی" کے چند ابواب کی سرخیاں بعینہٖ نقل کیے دیتے ہیں۔

باب "ائمۂ اثنا عشریہ ان تمام علوم کو جانتے ہیں جو فرشتوں نبیوں اور رسولوں کو حاصل تھیں (الکافی ص۲۵۵) باب "ائمۂ کرام کو ان کی موت کے اوقات معلوم ہیں اور ان کی وفات ان کی مرضی سے ہوگی"۔ (الکافی ص۲۵۸) باب "ائمۂ کرام ماضی اور مستقبل کی تمام چیزیں جانتے ہیں کوئی چیز ان سے مخفی نہیں ہے"۔ (الکافی ص۲٦۰) باب "ائمۂ کرام" کے پاس تمام آسمانی کتابیں موجود ہیں اور ان کو مختلف زبانوں میں ہونے کے باوجود ان تمام کا علم رکھتے ہیں"۔ (الکافی ص۲۲۷) باب "ائمۂ کرام کے علاوہ پورا قرآن مجید کسی نے جمع نہیں کیا ہے اور وہ پورے قرآن کے عالم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الکافی ص ۲۳۱) باب " ائمہ کرام کا جب ظہور ہو گا تو داؤد علیہ السلام اور آلِ داؤد علیہ السلام کے طرز پر حکومت کریں گے" (الکافی ص ۳۹۷) باب " لوگوں کے پاس جو کچھ حق ہیں وہ ائمہ کرام سے حاصل شدہ ہیں اور جو چیزیں ان سے منقول نہیں ہیں وہ باطل ہیں" (الکافی ص ۳۹۹) باب " پوری روئے زمین امام کی ملکیت ہے" (الکافی ص ۴۰۷)

علمِ غیب ائمہ شیعہ کیلئے خاص ہے

جہاں ایک طرف شیعہ حضرات ائمہ اثنا عشریہ کے لئے علم غیب اور ما فوق البشری قوت کا ایسا دعوی کرتے ہیں جو خود ان ائمہ کے حاشیہ خیال میں بھی نہ تھا۔ وہیں یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس علم غیب کا بھی انکار کرتے ہیں جو بذریعہ وحی آپ کو دیا گیا تھا، مثلاً زمین و آسمان کی تخلیق، جنت و جہنم کے اوصاف وغیرہ، یہ محض ایک خیال ہی نہیں ہے بلکہ اس کی دلیل یہ ہے کہ "دار التقریب" قاہرہ سے شائع ہونے والے ایک میگزین " رسالۃ الاسلام" جلد چہارم ص ۳۶۸، پر لبنانی محکمہ شرعیہ کے رئیس اور ایک ممتاز شیعی عالم کے قلم سے ایک مضمون بعنوان " مِنْ اِجْتِهَادَاتِ الشِّيْعَةِ الْاِمَامِيَّةِ " شائع ہوا ہے جس میں صاحبِ مضمون نے ایک مجتہد شیعی عالم شیخ محمد حسن اشتیانی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب " بحر الفوائد" جلد اول کے ص ۲۶۷ پر تحریر فرمایا ہے " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شرعی احکام مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواقضِ وضو، حیض و نفاس وغیرہ کے متعلق خبر دیں تو ان کی تصدیق ضروری ہے اور اس پر عمل درآمد واجب ہے، لیکن جب آپ غیبی امور مثلاً زمین و آسمان کی تخلیق، بہشتی حور و قصور کے متعلق خبر دیں تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ آنحضورؐ سے ثابت ہیں اس کو تسلیم کرنا واجب نہیں ہے۔

یاللعجب! اپنے ائمہ کے متعلق علم غیب کے قطعیُ الثبوت نہ ہونے کے باوجود اس پر ایمان رکھنا ضروری ہوا اور بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ علمِ غیب ان کی جانب منسوب کر دیا جاتا ہے مگر تخلیقِ ارض و سماوات، اور جنت و جہنم کے اوصاف جیسے غیبی امور جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آیات و احادیث کی طرح قطعیُ الثبوت ہیں ان پر ایمان لانا ضروری قرار نہیں پاتا۔ حالانکہ آپؐ سے ثابت امورِ غیب وحیِ الٰہی کا درجہ رکھتے ہیں۔

اگر کوئی شخص شیعہ اماموں کی جانب منسوب علومِ غیب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت علومِ غیب کے مابین تقابل کرے تو معلوم ہوگا کہ قرآنِ مجید اور صحیح متواتر احادیث سے تمام ثابت شدہ علومِ غیب اس کے مقابل میں کچھ بھی نہیں ہیں، جب کہ وحیِ الٰہی کا سلسلہ آپؐ کے بعد ہی منقطع ہوگیا، اس کے علاوہ شیعہ ائمہ سے علومِ غیب کی روایت کرنے والے تمام رُواۃ کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ سب کے سب جھوٹے تھے لیکن اس کی پرواہ کیے بغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ ان کی تصدیق کر رہے ہیں، تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ مجلہ "رسالۃ الاسلام" جیسے 'دارالتقریب' چھاپ کر شائع کر رہا ہے۔ لبنان کا چیف جسٹس اور شیعوں کا مجتہد محمد حسن اشتیانی اس فیصلہ پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ امورِ غیب کی تصدیق ضروری نہیں ہے، سب کے سب خوشی سے تالیاں بجا رہے ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ رسالتِ محمدیہ کو محض نواقضِ وضو اور حیض و نفاس جیسے فروعی مسائل کی حد تک محدود کر دیں۔

شیعہ ائمہ کا مرتبہ رسولؐ سے اونچا ہے

شیعہ اماموں نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہمارے پاس وحی الٰہی آتی ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک حقیقت یہ ہے کہ وحی کا سلسلہ آنحضورؐ پر ختم ہو گیا ہے، پھر بھی غیبی امور کے مسئلے میں یہ لوگ اپنے ائمہ کو آنحضورؐ سے برتر مانتے ہیں، اب ہماری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ کس بنیاد پر ہمارے اور ان کے مابین قربت کا امکان باقی رہ جائے گا؟

پوری تاریخ شاہد ہے کہ اسلامی حکومتوں کے ساتھ شیعوں کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ جب تک کوئی اسلامی حکومت مضبوط اور طاقتور رہی یہ لوگ اپنے عقیدہ 'تقیہ' کے تحت اس کی چاپلوسی کرتے رہے تاکہ اس کی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہوتے رہیں اور اپنے مراکز قائم کرتے رہیں، لیکن جیسے ہی وہ حکومت دشمنوں کے نرغے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئی یا کمزور ہوئی فوراً یہ لوگ دشمنوں سے جا ملے ــــ دولتِ امویہ کے اخیر زمانہ میں جب عباسیوں نے ان پر حملہ کیا تو ان لوگوں نے یہی روش اپنائی، بلکہ اگر دیکھا جائے تو ان ہی کی دسیسہ کاریوں اور منافقتوں کے باعث عباسیوں نے ان پر حملہ بھی کیا۔ ــــ اسی طرح جب عباسی سلطنت کے زوال کا وقت آیا، اور جب وہ لوگ ہلاکو اور دیگر بت پرست مغلوں کے ظلم و تعدی کا نشانہ بنے، ان کی تہذیب و ثقافت اور علم وفن کے مراکز برباد و ہلاک کئے جانے لگے تو شیعوں نے پھر اس موقع سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی مجرمانہ اور شر پسندانہ ذہنیت کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ مشہور و معروف حکیم اور شیعی عالم نصیر طوسی خلافتِ عباسیہ کے زمانے میں عباسی خلیفہ معتصم کی مدح سرائی میں قصیدے کہتا رہا۔ لیکن زیادہ مدت نہیں گذری کہ ۶۵۵ھ میں اسلام کو زک پہونچانے کی خاطر بغداد کے اندر لوگوں کو خلیفہ معتصم کے خلاف برانگیختہ کرنے لگا، اور ہلاکو جیسے ظالم اور سفاک درندے کی تائید و توثیق میں پیش پیش قدم اٹھانے لگا۔ ہلاکو کے ساتھ اس نے مسلم مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے قتل عام کی سرپرستی کی، یہی نہیں بلکہ اس بات پر بھی اپنی رضامندی کا اظہار کیا کہ اسلامی علوم کے سب سے بڑے ذخیرے کو دریائے دجلہ کے سپرد کر دیا جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، اس ذخیرہ کی عظمت اور اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف اس کے مخطوطوں کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دریائے دجلہ کا پانی ایک مدت تک سیاہ ہوکر بہتا رہا، کتبِ علوم شرعیہ اور متقدمین اسلاف کی لامحدود تصنیفات سے قطع نظر صرف تاریخ وسیر، شعر وحکمت، زبان وادب کا نہ جانے کتنا عظیم سرمایہ ضائع اور برباد ہوگیا۔ اس سے قبل اس طرح کی ثقافتی تباہی کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

علقمی اور ابن ابی حدید کی خیانتیں

نصیر طوسی اس خیانت اور غداری میں تنہا نہیں تھا، بلکہ اس کے دو ہم عصر ساتھی، ایک شیعی وزیر محمد بن احمد علقمی اور دوسرا معتزلی مصنف علقمی کا دستِ راست عبدالحمید بن ابی حدید بھی تھے۔ ثانی الذکر شخص پوری زندگی صحابہ کرام کو دشمنِ دین وملت سمجھتا رہا، اور اپنی کتاب "شرح نہج البلاغۃ" کو ایسی خرافات اور جھوٹی باتوں سے پُر کر دیا جس نے اسلامی تاریخ کے روشن چہرے کو داغدار کر دیا۔ اسلامی حقائق اور دینی رموز واسرار سے بے خبر لوگوں نے، بلکہ ہوشمند اور فاضل مصنفین بھی اس سے دھوکہ کھا بیٹھے، یہی ابنِ علقمی جس کو خلیفہ معتصم نے اپنا وزیر بنا کر عز وشرف بخشا، لیکن اس نے عظیم احسان کا بدلہ خیانت و غداری سے دیا۔ آج بھی شیعہ، ہلاکو کی اسلام دشمنی اور اس کے مفسدانہ کارنامے پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ شیعی کتبِ تراجم میں نصیر طوسی کے حالات کا مطالعہ کیجئے اور خاص طور سے خونساری کی "روضات الجنات"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھ لیجئے، آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کی پوری زندگی سفاکوں اور خائنوں کی تعریف و توصیف اور اس زمانہ میں اسلام کی تضحیک اور استہزاء کا جو بازار گرم تھا اس سے بھری پڑی ہے، ہلاکو کے ہلاکت خیز کارناموں سے تشفی اور مسلمان بچوں اور بوڑھوں تک کے قتلِ عام پر اظہارِ مسرت، یہ ان کی ایسی مجرمانہ حرکتیں تھیں جن پر ایک سنگدل اور درندہ صفت انسان بھی خوشی کا اظہار کرنے سے شرمائے گا۔

میرا ارادہ تھا کہ شیعوں کی معتبر کتابوں کے نصوص کی روشنی میں ایک مختصر سی بحث پیش کردوں، لیکن دیکھتا ہوں کہ موضوع طویل ہو جائے گا۔ بہرحال، اب ہم اس بحث کو تقریب و مفاہمت کے موضوع سے متعلق ایک آخری نص پر ختم کر دینا چاہتے ہیں، تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا کی دوسری تمام جماعتوں کے مابین مفاہمت اور تقریب تو ممکن ہے لیکن شیعوں سے مفاہمت ایک امرِ محال ہے، اس کی وجہ ان کے مندرجہ ذیل اعترافات ہیں:

شیعوں کا عظیم مورخ خونساری اپنی کتاب "روضات الجنات" ص ۵۷۹، مطبوعہ طہران، دوسرے ایڈیشن ۱۳۶۷ھ، میں نصیر طوسی کے مفصل حالاتِ زندگی کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے "ان کی تحقیق کردہ اور مصدقہ بحثوں میں ایک اہم بحث یہ بھی ہے کہ انھوں نے اس بات کی تعین کردی ہے کہ تہتّر فرقوں میں سے ناجی فرقہ امامیہ ہو گا۔" نصیر طوسی نے فرمایا "میں نے جملہ مذاہبِ عالم کا مطالعہ کیا، ان کے اصول و فروع پر غور کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس نتیجہ پر پہونچا کہ فرقۂ امامیہ کے علاوہ تمام فرقے ایمان کے ضروری اجزاء میں متفق ہیں۔ البتہ ایمان کے بعض مثبت اور منفی اجزاء میں وہ متفق نہیں ہیں، پھر میں نے یہ دیکھا کہ فرقۂ امامیہ دوسرے تمام فرقوں سے جداگانہ حیثیت رکھتی ہے، اس لئے اگر امامیہ کے علاوہ کوئی فرقہ ناجی ہوگا تو اس طرح تمام فرقے ناجی قرار پائیں گے، اور یہ غیر ممکن ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ناجی فرقہ صرف "شیعہ امامیہ" ہے۔

اہلِ بیت کی ولایت کے بغیر نجات غیر ممکن

خونساری کا بیان ہے کہ سید نعمت اللہ موسوی نے حدیث "من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ" کی بنیاد پر تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ نجات کا دارومدار شہادتین کے اقرار پر موقوف ہے" نقل کرنے کے بعد کہا "لیکن فرقۂ امامیہ اس بات پر متفق ہے کہ بارہویں امام سمیت اہلِ بیت کی ولایت اور ان کے دشمنوں (ابوبکرؓ وعمرؓ اور تمام حاکم ومحکوم مسلمان) سے اظہارِ برارت کے بغیر نجات ناممکن ہے، پس یہ جماعت اس اہم عقیدے میں جس پر نجات کا مدار ہے تمام دوسری جماعتوں کے مخالف ہے

فروعی مسائل ہی نہیں اصول ومبادی میں بھی شیعہ مسلمانوں کے مخالف ہیں

طوسی، موسوی اور خنساری کی مذکورہ بالا بعض نقول درست ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بعض غلط بھی ہیں، اُن کے اِس قول کی ہم بھی تصدیق کرتے ہیں کہ تمام مسلم جماعتیں بنیادی عقائد کے اندر تقریباً متفق ہیں اور فروعی مسائل میں مختلف ہیں، اور اسی لئے بنیادی عقائد میں یگانگت رکھنے والی تمام جماعتوں کے مابین مفاہمت کا امکان ہے، البتہ شیعہ امامیہ سے مفاہمت ناممکن ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ جماعت اساسی عقائد میں تمام مسلم جماعتوں سے اختلاف رکھتی ہے، اور صرف یہ چاہتی ہے کہ تمام مسلمان اسی کی طرح "جبت وطاغوت" (یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ) اور دوسرے مسلم حکمرانوں پر لعنت بھیجیں، اور تمام غیر شیعی مسلمانوں سے حتی کہ اہلِ بیت میں سے آنحضورؐ کی ان صاحبزادیوں سے بھی برارت کا اظہار کریں جن سے ذوالنورین عثمان بن عفانؓ کا عقد ہوا تھا، نیز اموی خاندان کے چشم وچراغ حضرت عاص بن ربیع سے بھی برارت کا اظہار کر دیں جن کی تعریف آنحضورؐ نے مسجد نبوی کے منبر پر مسلمانوں کے ایک جمِّ غفیر میں اس وقت کی تھی جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اور حضرت فاطمہؓ نے اس کی شکایت آنحضورؐ سے کر دی تھی۔ یہی نہیں بلکہ امام زید ابن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب سمیت ان تمام اہلِ بیت سے برارت کا اظہار کر دیں جو ان کے رفض وباطل کے جھنڈے تلے جمع نہیں ہوئے اور ان گمراہ کن عقائد کو تسلیم نہیں کیا جن میں قرآن مجید کی تحریف کا اقرار بھی شامل ہے۔ اور ہر زمانے میں یہ لوگ تحریفِ قرآن کے مقرّ رہے ہیں، جیسا کہ ان کے محبوب اور ہر دلعزیز نابغۂ وقت الحاج میرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین بن محمد تقی نوری طبری نے اپنی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" میں نقل کیا ہے۔ جس کی ہر سطر کے بدلے اس نے ایک گناہ کا ارتکاب کیا ہے، اور جس کو عظیم المرتبت صحابی امیر کوفہ مغیرہ بن شعبہؓ کی قبر کے پہلو میں بیٹھ کر اس نے لکھا۔ جس کے بارے میں شیعوں کا خیالِ خام ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قبر ہے۔

غرضیکہ اہلِ سنت سے شیعوں کی مفاہمت کے لئے ان کی بنیادی شرط یہ ہے کہ اہلِ سنت بھی ان کے ساتھ مل کر صحابۂ کرام پر لعنت بھیجیں اور اللہ کے رسولؐ کی صاحبزادیوں اور زین العابدین سمیت تمام غیر شیعی مسلمانوں سے اظہارِ برأت کرلیں، نصیر طوسی، سید نعمت اللہ موسوی، میرزا محمد باقر موسوی خونساوی اور اصبہانی سے منقول نصوص کا یہی پہلو درست ہے اور اس پر تمام شیعوں کا اتفاق بھی ہے، لیکن ان نصوص کا غلط پہلو وہ ہے جس میں ان لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ شیعہ کے علاوہ تمام مسلم جماعتوں کے یہاں نجات کا دارومدار شہادتین کے اقرار پر موقوف ہے۔ حالانکہ اگر یہ لوگ چشمِ بصیرت سے غور کرتے تو ضرور سمجھ جاتے کہ اہلِ سنت کے نزدیک شہادتین کا اقرار محض اسلام میں داخل ہونے کے لئے شرط کی حیثیت رکھتا ہے، اور اس کا اقرار کرنے والا خواہ وہ حربی ہی کیوں نہ ہو دنیا میں معصومُ المال والدم شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن آخرت میں نجات کے لئے صاحبِ ایمان ہونا ضروری ہے، اور بقولِ امیر المومنین عمر بن عبد العزیزؒ، ایمان چند فرائض اور کچھ حدود و سنن پر محیط ہے، اور جس شخص نے ان تمام کو مکمل طور پر ادا کیا اس کا ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامل رہا، اور جس نے ان تمام کو ادا نہیں کیا، اس کا ایمان بھی ناقص رہا۔ ہاں البتہ ان کے بارہویں امام کی تصدیق ہمارے یہاں ایمان کے اندر داخل نہیں ہے، اس لیے کہ وہ ایک موہوم اور فرضی شخصیت ہے جس کو غلط طور پر لاولد حسن عسکری کا لڑکا مان لیا گیا ہے، چنانچہ حسن عسکری کے بھائی جعفر نے ان کا کل ترکہ اس بنیاد پر لے لیا تھا کہ ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اس کے علاوہ ان کے لاولد ہونے کی دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ اس زمانے میں علویوں کا ایک خاص رجسٹر ہوا کرتا تھا جس میں ان کے ہر نومولود بچے کا نام ایک خاص آدمی درج کر لیا کرتا تھا، لیکن اس دیوان میں بھی یہ درج نہیں ہے کہ حسن عسکری کی کوئی نرینہ اولاد تھی، بلکہ جب حسن عسکری کا انتقال ہو گیا اور امامیوں کی امامت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو ان کو یہ محسوس ہوا کہ اب ہمارا مذہب ختم ہو گیا کیونکہ اب کوئی امام نہیں رہا۔

فرقہ نصیریہ کا وجود

اس موقع سے محمد بن نصیر نامی ایک شیطان نے یہ ڈھونگ رچایا کہ حسن عسکری کا ایک لڑکا اپنے والد کے گھر میں ایک تہ خانے کے اندر روپوش ہے۔ (۱)

---

(۱) اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ حسن عسکری کے گھر میں کوئی تہہ خانہ موجود تھا، پھر بھی محمد بن نصیر جیسے لوگوں کا اس میں داخل ہونا دور کی بات تھی، اس کے علاوہ حسن عسکری کے مکان کا مالک اس کا بھائی جعفر تھا، جس کا یہ اعتراف موجود ہے کہ حسن عسکری کے پاس تہہ خانے میں یا اس سے باہر کوئی اولاد نہیں تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فریب کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح وہ اور اس کے ہمنوا لوگ ایک امام موجود کے نام پر شیعہ عوام اور اہلِ ثروت سے زکوٰۃ کا مال حاصل کرتے رہیں، اور کذب بیانی سے کام لے کر امامیہ ہونے کا دعویٰ کرتے رہیں، اور ساتھ ہی خود اس نے امام موہوم اور شیعوں کے مابین اس بے بنیاد تہہ خانے کا "باب" بننے کا ارادہ کیا، تاکہ ان کی زکوٰۃ کے تمام اموال کا متولی خود بنا رہے، لیکن اس کے دوسرے شیطان ساتھیوں نے اس کی مخالفت کی اور اس بات پر مُصر رہے کہ "باب" یعنی دروازہ کوئی تیلی یا گھی فروش بنے جس کی ایک دکان حسن عسکری کے گھر کے دروازے پر ہو، اور حسن عسکری کے اہل وعیال اسی سے اپنی گھریلو ضروریات حاصل کریں۔

دروازے اور تہہ خانے کی کہانی

جب آپس میں یہ اختلاف رونما ہوا تو محمد بن نصیر اپنے مصاحبوں سے کنارہ کش ہو گیا اور اپنی جانب منسوب کر کے "مذہبِ نصیریہ" کی بنیاد ڈالی، اس کے مصاحبوں کی یہ خواہش ہوئی کہ ان کا بارھواں موہوم امام پردۂ خفا سے عالمِ ظہور میں آجائے اور شادی کر لے تاکہ اس کی نسل بڑھے اور اس طرح ان کا امامیہ مذہب برقرار رہے، مگر ان کو یہ یقین ہو چلا تھا کہ اگر وہ ظاہر ہو گئے تو علویوں کے سردار، تمام علوی اور ان کے بنو عم خلفائے عباس اور امراء اس کو جھٹلا دیں گے اس لئے ان لوگوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ تہہ خانے ہی میں مقیم ہیں اور ان کو غیبتِ کبریٰ اور غیبتِ صغریٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے۔

یہ ایسی من گھڑت، جھوٹی اور فرضی داستان ہے جس کی مثال یونان کی فرضی داستانوں میں بھی نہیں ملتی، اس کے باوجود یہ لوگ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ عقل و ہوش رکھنے والے مسلمان بھی ان کی فرضی کہانیوں اور جھوٹی باتوں کی تصدیق کردیں تاکہ ان سے مفاہمت کی جاسکے، مگر یہ کہاں ممکن ہے، اِلّا یہ کہ سارا عالمِ اسلام ایک ایسا ہسپتال بن جائے جہاں عقلی بیماریوں کا علاج ہونے لگے۔ الحمدللہ کہ یہ عقل کی نعمت بھی کیا نعمت ہے۔ اسی پر آدمی کے مکلف ہونے کا مدار ہے صحتِ ایمان کے بعد یہی سب سے عمدہ اور سب سے بڑی نعمت ہے۔

مسلمانوں کی دوستی

بلاشبہ مسلمانوں کا یہ شیوہ ہے کہ ہر صحیح العقیدہ مومن سے محبت رکھیں اس میں صالحین اہلِ بیت بھی بلا حصر و امتیاز داخل ہیں۔ جن جیدہ مسلمانوں سے وہ محبت رکھتے ہیں ان میں عشرۂ مبشرہ بھی داخل ہیں، شیعوں کی تکفیر کا بس یہی ایک سبب ہوتا کہ یہ لوگ عشرۂ مبشرہ کے جنتی ہونے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہے ہیں، تو بھی کافی تھا۔ اسی طرح مسلمان ان تمام صحابۂ کرام سے بھی محبت رکھتے ہیں جنھوں نے اسلام اور عالمِ اسلام کو اپنی پوری کاوش اور جد و جہد کے ذریعہ فروغ دیا اور جن کے خون کے قطروں سے دنیائے اسلام میں حق و صداقت کی کھیتی سیراب ہوئی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگوں کے بارے میں شیعوں نے یہ پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ یہ لوگ حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کے دشمن تھے، حالانکہ ان لوگوں نے حضرت علیؓ کے ساتھ محبت اور بھائی چارگی کا سلوک کیا اور اسی حالت میں یہ لوگ اس دنیا سے رخصت ہوئے، جیساکہ خود اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں فرمایا ہے " أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ " (الفتح/۲۹)

ترجمہ: "یہ لوگ کفار کے لئے نہایت ہی سخت اور آپس میں بہت ہی رحمدل ہیں"

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا " وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى " (الحدید)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لئے آسمان وزمین کی وراثت ہے، تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا اور جہاد کیا اور جن لوگوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا، دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ فتح مکہ سے قبل خرچ کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں کا رتبہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں سے بلند ہے۔ اور ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے نیکی کا وعدہ کیا ہے ۔ کیا اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کریگا؟ ان ہی صحابہ کرام کے بارے میں سورہ آلِ عمران کے اندر اللہ تعالیٰ نے فرمایا " كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ " (ترجمہ) تم سب سے بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کئے گئے ہو"

٭

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفاءِ راشدینؓ کے مابین الفت ومحبت

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؓ کی اپنے تینوں ماقبل خلفاء سے محبت کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ انھوں نے حسن وحسین اور ابنِ الحنفیہ کے بعد اپنے دوسرے فرزندوں کا نام ان ہی کے نام پر رکھا۔ چنانچہ ان کے ایک لڑکے کا نام ابوبکر، دوسرے کا نام عمر اور تیسرے کا نام عثمان تھا یہی نہیں بلکہ اپنی صاحبزادی ام کلثوم کی شادی عمر بن خطابؓ سے کردی۔ اور عمر بن خطابؓ کی شہادت کے بعد ان سے ان کے عم زاد محمد بن جعفر بن ابی طالب نے شادی کی' اور جب ان کا بھی انتقال ہوگیا تو محمد بن جعفر کے بھائی عون بن جعفر نے انھیں اپنے حبالۂ نکاح میں رکھا۔ ان ہی کی زوجیت میں ام کلثوم کا انتقال ہوا۔ اسی طرح جعفر بن ابی طالب کے صاحبزادے عبداللہ ذوالجناحینؓ نے اپنے ایک صاحبزادے کا نام ابوبکر اور دوسرے کا نام معاویہ رکھا۔ یہی معاویہ بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے ایک صاحبزادے کا نام یزید بھی رکھا۔ اس سے اس خیال کی تائید بھی ہوتی ہے کہ یزید بن معاویہؓ اچھی سیرت کے آدمی تھے۔ چنانچہ محمد بن حنفیہ بن علی بن ابی طالب نے بھی اس کی شہادت دی ہے۔

ہم ان سے اظہارِ برأت کیوں کریں

شیعہ سنی اتحاد کی قیمت اگر وہی برأت ہے جس کا مطالبہ شیعہ حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہے ہیں، تو سب سے پہلے ان کے امام اول علی بن ابی طالبؓ اس بارے میں خطا کار ثابت ہوتے ہیں، اس لئے کہ انھوں نے اپنی اولاد کا نام ابوبکر و عمر اور عثمان رکھا تھا، اور اس سے بھی بڑھ کر خطا کار وہ اس لئے قرار پاتے ہیں کہ انھوں نے اپنی صاحبزادی اُم کلثوم کو حضرت عمرؓ کی زوجیت میں دے دیا تھا۔ اور اس طرح محمد بن حنفیہ بھی یزید کی توثیق کی شہادت میں جھوٹے ثابت ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۳۳ میں مذکور ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کے مبلغ عبداللہ بن مطیع محمد بن حنفیہؒ کے پاس آئے اور کہا کہ یزید شرابی ہے، تارکِ صلوٰۃ ہے، اور کتاب اللہ کا پابند نہیں ہے، تو محمد بن حنفیہ نے ان سے کہا میں یزید کے پاس گیا اور اس کے یہاں قیام بھی کیا، لیکن یہ چیزیں میں نے اس میں نہیں دیکھی ہیں جو تم بیان کر رہے ہو، بلکہ میں نے تو یہ دیکھا کہ وہ نماز کا پابند، خیر کا طالب، سنت کا پابند اور فقہ کی باتیں پوچھ رہا ہے"۔ عبداللہ بن مطیع اور اس کے ساتھیوں نے کہا "یہ سب اس نے آپ کو دکھلانے کے لئے کیا ہوگا" محمد بن حنفیہ نے فرمایا "مجھ سے بیم و رجا کی کونسی بات وابستہ تھی جو اس نے مجھے دکھانے کے لئے ایسا کیا؟ "کیا تم لوگوں نے اس کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو تم لوگ بھی اس میں برابر کے شریک ہو، اور اگر دیکھا نہیں ہے تو پھر بغیر علم کے شہادت دینا تمہارے لئے حلال اور درست نہیں۔ ان لوگوں نے کہا" اس کا شرابی ہونا ہمارے نزدیک حق ہے اگرچہ ہم لوگوں نے اس کو شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ محمد بن حنفیہ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہدوں کی شہادت صحیح نہیں قرار دیتا چنانچہ فرماتا ہے "اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝" ترجمہ" مگر جس نے علم کے ساتھ حق بات کی گواہی دی، اور تم لوگوں کے اندر میں یہ بات نہیں پا رہا ہوں"۔ الخ ۔

جب یزید کے بارے میں حضرت علیؓ کے صاحبزادے کی یہ شہادت ہے تو پھر شیعوں کے اس مطالبے کی حقیقت کیا رہ جاتی ہے کہ ہم بھی ان کے ساتھ مل کر حضرت امیر معاویہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عمرو بن عاصؓ اور دوسرے بلند پایہ صحابہ کرام کو برا بھلا کہیں، جنھوں نے کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کو حفاظت سے ہم تک پہونچایا اور اس عالمِ اسلام کا وجود بخشا جس کے اندر اور جس کے لئے ہم جی رہے ہیں"۔ یقین جانیئے مفاہمت کی جو قیمت شیعہ حضرات اہلِ سنت سے وصول کرنا چاہتے ہیں، وہ انتہائی بھاری قیمت ہے جسے ادا کرنے کے بعد ہم سب کچھ کھو دیں گے، اور اس کے عوض کچھ بھی نہ پائیں گے۔ احمق ہے وہ جو اس شخص سے معاملہ کرے، جو اسے فریب خوردہ دیکھنا پسند کرے ۔ نصیر طوسی، نعمت اللہ موسوی اور خونساری کے بتائے ہوئے ولایت اور برارت کا مطلب جس پر شیعہ مذہب قائم ہے، دین اسلام کی تبدیلی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے کہ شیعہ امامیہ ہی واحد ناجیہ فرقہ ہے، یہ اپنے حالات کے اندر تمام جماعتوں کے بالکل مخالف ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیلیہ، شیعوں کی ایک شاخ

فرقۂ اسماعیلیہ بھی شیعہ امامیہ کی طرح بنیادی عقائد میں مسلمانوں سے اختلاف رکھتا ہے، البتہ بعض اہلِ بیت کے بارے میں امامیہ سے اس کا اختلاف ہے۔ جعفر صادق تک دونوں فرقے متفق ہیں، لیکن ان کے بعد امامیہ موسیٰ بن جعفر اور ان کی اولاد سے، اور اسماعیلیہ، اسماعیل بن جعفر اور ان کی اولاد سے رشتۂ موالات رکھتا ہے۔ اسماعیل بن جعفر اور مابعد کے لوگوں سے جس غلو کی جانب اسماعیلیہ کا رجحان رہا ہے اس پر صفوی حکومت کے عہد ہی سے امامیہ کو حسد تھا مگر مجلسی، اس کے اعوان اور ان اعوان کو سبز باغ دکھانے والوں کے ہاتھ وہ بھی اسی قعرِ ہلاکت میں گر گیا۔

اگرچہ گذشتہ صدیوں میں اسماعیلیوں کے اندر غالیوں کی اقلیت تھی۔ لیکن آجکل بلا استثنا سب کے سب غالی ہو چکے ہیں، اس کا اعتراف خود ان کے جرح و تعدیل کے سب سے بڑے امام آیت اللہ مامقانی نے اپنی ہر اس تصنیف میں کیا ہے جو قدیم اسماعیلی غالیوں کے حالاتِ زندگی پر اس نے لکھا ہے، اپنی اہم کتابوں کے اندر جہاں کہیں اس سے بحث کیا ہے ہر جگہ صراحت کے ساتھ اس بات کا اعلان کیا ہے کہ قدیم غالی جس چیز میں غالی تھے اب تمام امامی شیعوں کے نزدیک وہ مذہب کی ضروریات میں داخل ہو چکی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو غلو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیلیہ اور امامیہ میں مابہ الامتیاز تھا اب دونوں فرقے اس پر متحد و متفق ہو گئے ہیں، اب اگر ان کے مابین کوئی فرق ہے تو صرف شخصیات کے باب میں ہے، جن کو یہ لوگ نبی مرسل سے بھی افضل مانتے ہیں، جیسا کہ محمد حسن اشتیانی کے بقول معلوم ہو چکا ہے کہ یہ لوگ آنحضورؐ سے ثابت شدہ امورِ غیب کو واجب الاقرار نہیں سمجھتے۔ لیکن اپنے ائمہ اثنا عشریہ اور امام موہوم کے بارے میں ایسے عقائد رکھتے ہیں جن سے وہ یونانی معبودوں کے ہم پلہ نظر آتے ہیں۔

غرضیکہ شیعہ سنی مفاہمت کے محال ہونے کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ شیعہ اساسی عقائد میں اہلِ سنت کے خلاف ہیں، جیسا کہ نصیر طوسی اعتراف اور اعلان کر چکا ہے اور سید نعمت اللہ موسوی اور باقر خونساری نیز ہر شیعہ اس پر اسے برقرار رکھتا ہے۔ یہ لوگ اس عقیدے پر نصیر طوسی کے زمانہ کی بہ نسبت اس زمانے میں کہیں زیادہ شدت سے عمل پیرا ہیں۔

مفاہمت کے پردے میں اپنے مذہب کی نشر و اشاعت

یہ بات لاریب ہے کہ شیعہ امامیہ ہی مفاہمت نہیں چاہتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملکوں میں تو تقریب و مفاہمت کی تحریک پر اس نے بہت کچھ قربان کر ڈالا، مگر شیعی ممالک کے اندر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اس کے لیے نہ یہاں کوئی آواز بلند ہوئی نہ کوئی قدم اٹھایا۔ اسی طرح شیعوں کے علمی اداروں میں بھی اس کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی لئے جیسا کہ مضمون کے آغاز میں کہہ چکا ہوں یہ تحریک یکطرفہ ہو کر رہ گئی ہے اور بجلی کے ان تاروں کی مثال پیش کر رہی ہے جس کا مثبت منفی ہے، اور اس کی مثال بجلی کے اس تار کی مانند ہے جس کا گرم تار مل پاتا ہے نہ منفی مثبت سے، اس لئے اس سلسلے میں ہر کوشش بے سود رہے گی۔ ہاں البتہ اگر شیعہ ابوبکرؓ اور عمرؓ پر لعنت بھیجنا ترک کردیں، آنحضورؐ کی وفات سے قیامت تک کے مسلمانوں سے اظہارِ برارت کا خیال چھوڑ دیں، اور صالحین آلِ بیت کا ڈانڈا یونانی خداؤں سے نہ ملائیں تو یقیناً یہ کوشش بار آور ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ یہ اسلام کے خلاف ظلم اور اسے اس راہ سے منحرف کر دینے کی کوشش ہے جو صاحبِ شریعت اسلامی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے بخشی تھی، انھیں صحابہ میں علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد بھی ہے۔ یہ حضرات اسلام، اس کے عقیدہ اور اس کی تاریخ پر ظلم کرنے سے باز نہ آئے تو چونکہ ان کے اصول مسلمانوں کے تمام اصولوں کے مخالف ہیں اس لئے یکہ و تنہا اور اچھوت ہو کر رہیں گے۔

میں نے اس سے پہلے اس حقیقت کی جانب سرسری اشارہ کیا تھا کہ اشتراکیت جسے عراق کے اندر اور تودہ پارٹی کی بدولت ایران کے اندر سارے عالمِ اسلامی کے مقابلہ میں زیادہ اثر و نفوذ حاصل ہوا، دراصل تشیع کی پیداوار ہے۔ چنانچہ ان دونوں ملکوں کے اندر اشتراکی حضرات خاص شیعوں کے اندر سے ہیں، جب ان لوگوں نے دیکھا کہ شیعہ مذہب کی بنیاد غیر معقول خیالات اور اوہام و خرافات اور کذب بیانی پر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، ادھر اشتراکیت کی تنظیمیں اپنے مبلغین اور مختلف زبانوں میں اپنے لٹریچر لے کر میدان میں تھیں، یہ لٹریچر اشتراکی نظریہ کو ایک علمی اور اقتصادی اسلوب میں پیش کر رہے تھے چنانچہ یہ حضرات شاخِ نشیمن سے اتر کر اشتراکیت کے پھندوں میں آ گئے۔ اگر ان لوگوں نے دینِ اسلام کا مطالعہ اس کے مزاج کے تحت کیا ہوتا اور شیعی طور طریقوں سے ہٹ کر اسے سیکھا ہوتا تو یقیناً اس گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہتے۔

بابیت کا فتنہ

ایک صدی قبل جب ایران میں "باب" کا فتنہ کھڑا ہوا، اور علی محمد شیرازی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مہدی منتظر کا دروازہ ہے۔ پھر ایک قدم آگے بڑھ کر خود مہدی منتظر کا دعویٰ بھی کر دیا، اور بہت سارے ایرانی شیعہ اس کے ہمنوا بن گئے۔ تو ایرانی حکومت نے اس وقت یہ حکمتِ عملی اختیار کی کہ علی محمد شیرازی کو آذربیجان کی طرف جلاوطن کر دیا، کیونکہ آذربیجان سنی حنفیوں کا مرکز تھا، اور چونکہ یہ سنی تھے اس لئے ان کے اندر ان اوہام و خرافات کو قبول کرنے کی صلاحیت نہ تھی جو خاص شیعیت کی پیداوار تھے چنانچہ شیعوں کے لئے ان خرافات سے متاثر ہونا اور اس کے باعث باب کی تحریک کو قبول کر لینا آسان ہے۔ ایرانی حکومت نے شیرازی کو کسی شیعی حکومت کی جانب جلاوطن نہیں کیا، اس لئے کہ شیعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب کی یہ خاصیت ہے کہ وہ اس طرح کے اوہام وخرافات کو جلد قبول کر لیتی ہے نیز وہاں پہلے ہی سے اس کے کچھ متبعین بھی موجود ہوں گے، اس طرح یہ فتنہ وسیع تر ہوتا جائے گا۔ غرضیکہ جس طرح شیعی خرافات بابیہ اور بہائیہ کے مزعومات وعقائد کی توسیع کے اسباب بنے، اسی طرح آج ایک اور ردِ عمل کا یہ باعث بن گئے، یعنی فرزندانِ شیعہ بیدار ہوئے تو شیعی عقائد کو دور از کار پایا، انھوں نے دیکھا کہ ان عقائد کی تصدیق دانش وروں کے شایانِ شان نہیں ہے، چنانچہ مرتد ہو کر اشتراکیت کی دعوت کو لبیک اور اشتراکیت نے انھیں خوش آمدید کہا، اور اسی لیے عراق وایران میں سنی ممالک کی بہ نسبت اشتراکیت کے انصار واعوان کہیں زیادہ ہیں۔

اللہ اور اس کے رسولؐ کی خیر خواہی ہر خاص وعام مسلمان کا فریضہ ہے اور اسی فریضے کے تحت میں نے مختصراً اس بحث کو پیش کر دیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دین وملت کی حفاظت فرمائے، اور ہمارے اسلامی وجود کو دشمنوں اور مکاروں کے فریب سے قیامت تک کے لئے محفوظ رکھے، آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مفید تبصرہ

منقول از "مجلۃ المجمع العلمی العربی" دمشق، الجزء الاول، تاریخ ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۷۳ھ

"اوائل المقالات فی المذاہب والمختارات"

تصنیف: شیخ مفید بن نعمان متوفی ۴۱۳ھ

تصحیح وتعلیق واہتمام اشاعت: الحاج عباس قلی (خطیب چرانداپی)

زیر تبصرہ کتاب اسم بامسمی ہے، اس میں مختلف فرقے اور ان کے متبعین سے بحث کی گئی ہے، فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کو بھی موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ کتاب چند ابواب پر مرتب ہے، پہلے باب میں شیعہ اور معتزلہ کے مابین تفریق کی وضاحت کی گئی ہے، نیز تشیع کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بتاتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ "شیعہ" لقب، شیعوں کے کس فرقہ کے لیے صحیح ہے، پھر اعتزال کا مفہوم، اس کی تاریخ بیان کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ اس لقب کا اطلاق کس پر ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں فرقہ امامیہ اور دیگر فرقوں کے مابین حدِ فاصل کو متعین کرتے ہوئے فرقہ زیدیہ پر تھوڑی روشنی ڈالی گئی ہے، نیز امامیہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیدیہ کے مابین وجہِ امتیاز کو بتایا گیا ہے۔

تیسرے باب میں امامت سے متعلق معتزلہ کے خلاف امامیہ کے متفق علیہ مسائل کا شمار کیا گیا ہے، نیز نبوت اور امامت سے متعلق دونوں فریق کے بعض فروعی اور اختلافی مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں مصنف نے اپنے ان اساسی عقائد کا تذکرہ کیا ہے جن کو انھوں نے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ائمۂ رشد و ہدایت سے ثابت شدہ آثار کے موافق پایا ہے نیز اس سلسلے میں اپنے موافق فرقوں کا تذکرہ بھی کیا ہے، پھر اسی باب میں مصنف نے، توحید، صفات، عدل، لطف، صلاح، اصلح اور نبوت سے متعلق اہم اعتقادی مسائل امامت اور اس کے لوازمات و فروعات، قرآن مجید کی تالیف، اعجاز، حشر، وعد و وعید، اسماء اور احکام وغیرہ سے مکمل بحث کی ہے، پھر ان مذکورہ ابواب سے متعلق امامیہ اور اس کے مخالفین کے خیالات کا خلاصہ پیش کیا ہے، اور آلِ نوبخت" جیسے بعض شیعی متکلمین کے ان افکار کا جائزہ لیا ہے جن میں جمہور شیعہ متکلمین کی مخالفت کی گئی ہے۔

"تصحیح الاعتقاد"

تصنیف: شیخ ابوجعفر بن علی بن بابویہ القمی المعروف بالصدوق متوفی ۳۸۱ھ بمقام رَی۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں مصنف نے فرقۂ ناجیہ کے تمام ضروری اور غیر ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفقہ اور غیر متفقہ مسائل کا استحصار کیا ہے۔

اس کتاب کے اہم مباحث یہ ہیں: "کشفِ ساق" کا معنی، "یداللہ" کی تاویل، "نفخ ارواح" اور اللہ تعالیٰ کی جانب منسوب "مکر" اور "خدع" کا مفہوم، قرآنی آیات "اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ" اور "نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ" کا مطلب، صفات، "خلق" افعال عباد، مشیت اور ارادہ پر بحث، قضا اور قدر کی آیات و احادیث کی تفسیر، "فطرۃ اللہ" بدأ، جدال، لوح و قلم، عرش، خلقِ نفوس، ارواح، وقوعِ ثواب و عقاب، کا مفہوم، پھر اس کے بعد احوالِ آخرت، اور نزولِ وحی، نزولِ قرآن، عصمتِ ائمہ، خلق اور تفویض سے متعلق مباحث ہیں، (مفوضہ ان کے نزدیک غالی شیعوں کا ایک فرقہ ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ بارہ اماموں کو پیدا کیا اور بقیہ مخلوقات کی تخلیق کا کام ان ہی کے سپرد کر دیا) پھر "تقیہ" اور چند فروعی مسائل پر بحث کرتے ہوئے کتاب کی تکمیل کر دی ہے۔

استاذ نجانی "اوائل المقالات" کا تعارف کرانے کے بعد اس کے مؤلف شیخ مفید کے ترجمے میں لکھتے ہیں کہ "موصوف کی علمی زندگی کا اکثر حصہ اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت اور مخالفین سے جدل و دفاع میں گذرا، یہ بات بالکل درست ہے اس لئے کہ یہ کتاب اور ان کے استاذ "صدوق" کے رسالے کی ان کی شرح جو اسی کے ساتھ شائع ہوئی ہے، اور اس کے دیگر شروح و حواشی بھی اس کی شہادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے رہی ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ا پر یہ عنوان قائم کیا گیا ہے " القول فی محاربی امیرالمومنین "(ع) اور اس کے تحت یہ تحریر ہے " امامیہ، زیدیہ[1] اور خوارج اس بات پر متفق ہیں کہ بصرہ اور شام کے تمام ظالمین اور عہد توڑنے والے حضرت علیؓ سے جنگ کرنے کی وجہ سے کافر، گمراہ، ملعون اور مخلد فی النار ہیں، الخ ۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہ اتفاق اس آیت قرآنی کے بالکل مخالف ہے " اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ " (ترجمہ) اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں کرے گا اس کے علاوہ جس کو چاہے گا معاف کر دیگا۔

" المجمع العلمی " نے مجھے مذکورہ کتاب نقد و تبصرہ کے لئے دی۔

مجھے وہی چیزیں نظر آئیں جو قارئین " کتاب الکافی "، کتاب التہذیب " اور " کتاب الوافی " وغیرہ میں پاتے ہیں۔ یعنی اس میں بھی مسلم حکمرانوں پر لعن و طعن اور ان پر خلود فی النار کا حکم لگایا گیا ہے ۔ اس کتاب کی تصحیح کرنے والے اور اس پر تقریظ لکھنے والے نے اس پر کوئی نقد یا اعتراض بھی نہیں کیا' جبکہ یہ لوگ موجودہ دور کے شیعوں میں درجۂ اجتہاد پر فائز ہیں بلاشبہ یہ کتابیں اپنے قارئین کو صدر اول کے مسلمانوں اور خاص طور سے خلفائے ثلاثہ، بعض امہات المومنین اور انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم

---

(۱) جو لوگ خالص زیدیہ ہیں اس کے قائل نہیں ہیں البتہ زیدیہ جارودیہ اسی کے قائل ہیں ۔ (م ۔ ن) (۲) خوارج میں ایک فرقہ رباضیہ بھی ہے جو حضرت علیؓ سے منحرف ہو گیا ہے ۔ اس لئے وہ اس اتفاق میں داخل نہیں ہے ۔ (م ۔ ن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجمعین کے خلاف بغض وحسد، حقد وعناد اور فحش کلامی کی تعلیم دیتی ہیں ۔ یہ کتابیں فتنہ وفساد کا سرچشمہ ہیں لعن وطعن کرنے والے اسی سے سیراب ہوتے ہیں ۔ ہم نے بیماری کی اصل جگہوں کی نشاندہی کر دی ہے ۔ اب اتحاد و مفاہمت کے داعی مجتہدین کرام کا یہ کام ہے کہ اس کا علاج کریں ۔ بنو امیہ ، بنو عباسیہ ، اصحابِ جمل ، اصحابِ نہروان اور اصحابِ صفین کا زمانہ گذر گیا ۔ ان کا حساب اللہ رب العالمین کے ذمے ہے ۔

علی ربی حسابھم الیہ   تناھی علم ذلک لا الیہ

ولیس بضائری ماقد اتوہ   اذا ما اللہ اصلح ما لدیہ

(ترجمہ) "ان کا حساب وکتاب میرے رب کے ذمے ہے، اس حساب کا علم اسی کو ہے ۔ اللہ اپنے یہاں کی بات ٹھیک رکھے تو ان لوگوں کی کارگذاری مجھے کیا چکھے" ۔

سلفِ صالحین کے زمانے میں بھی مختلف اسلامی فرقوں کا وجود ہوا اور جب ان کے افکار و نظریات لوگوں میں عام ہوئے تو اسلاف نے ان سے بحث و نزاع کی ۔ مثلاً قدریہ ، جبریہ ، جہمیہ ، مرجئہ اور وعیدیہ وغیرہ ۔ دورِ حاضر میں کچھ اور لوگوں نے دینِ حق کے اندر شکوک و شبہات کے کانٹے چبھونا شروع کر دیا ہے ۔ یہ عیسائی مشنریوں کے مبلغین نیز وہ حکومتیں ہیں جو دولت اور افرادی قوت سے ان کی سرپرستی کر رہی ہیں ۔ یہ مبلغین سامراج کے ہاتھوں بک چکے ہیں ، علاوہ ازیں الحاد اور شر و فساد کے مبلغین بھی میدان میں اتر چکے ہیں ، ایسے نازک وقت میں اس فساد کو روکنے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا دنداں شکن جواب دینے والے داعیانِ حق اور حامیانِ اسلام کہاں ہیں؟ اسلام اور جاہلیت کا یہ ہے وہ معرکہ جس کی جانب ہم ائمہ مجتہدین کی توجہات مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

واللہ ھو الموفق والمعین

محمد بهجة البیطار

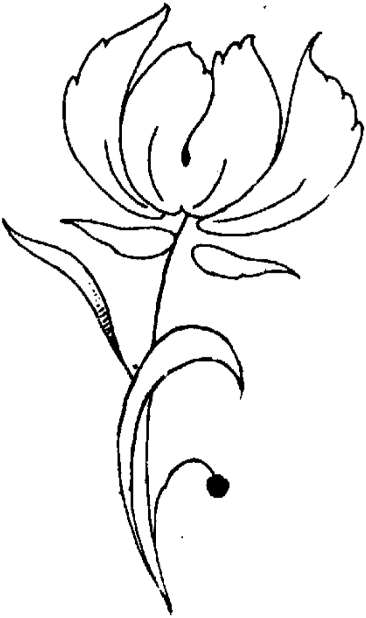

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اس رسالہ اور دیگر کتابوں کے اندر وارد شدہ

شیعہ سنی عقائد کا باہمی فرق

قرآن مجید

سنی عقائد	شیعی عقائد
اس کی صحت اور کمی و زیادتی کے عدمِ وقوع پر سب کا اتفاق ہے ۔ عربی زبان کے اصولوں کے مطابق سمجھا جاتا ہے ۔ اس کے ایک ایک حرف پر تمام سنیوں کا ایمان ہے ۔ ان کے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کا قدیم اور غیر مخلوق کلام ہے آگے پیچھے سے اس کے اندر باطل کے گھسنے کی گنجائش نہیں ہے ۔ مسلمانوں کے جملہ عقائد و معاملات	بعضوں کے نزدیک اس کی صحت میں کلام ہے ، شیعی عقائد سے جب اس کا کوئی تصادم ہوتا ہے تو من مانی "تاویل" کر کے اس کو اپنے مذہب کے موافق بنا لیا جاتا ہے ، اسی لئے ان حضرات کو "فرقہ متأوّلہ" (تاویل پسند فرقہ) کہا جاتا ہے ۔ قرآن مجید کی "تدوین" کے وقت ہونے والے اختلافات کو چھیڑنا ان کا محبوب مشغلہ ہے ، شیعہ ائمہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اولین سرچشمہ ہے ۔

کے کلام ان کے نزدیک شریعت کے لائقِ اعتماد ماخذ ہیں ۔

حدیث شریف

اسلامی شریعت کا دوسرا ماخذ اور قرآن مجید کی تفسیر ہے، کسی بھی صحیح ثابت حدیث کے احکام کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ حدیث کی تصیح کے بارے میں علم مصطلح حدیث کے مطابق وہ اصول ہیں جن پر فقہاءِ امت کا اتفاق ہے ۔ اس کا طریقہ سند کی تحقیق پر مبنی ہے یہاں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے ۔فرق صرف عادل راویوں کی توثیق کے پہلو سے ہوگا ، ہر راوی کی معروف تاریخ اور اس کی صحیح یا مطعون روایتیں ہوتی ہیں ، اور یہ کام کافی محنت اور علمی کاوش سے انجام پاتا ہے، اس لئے کاذب یا مجہول یا قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے اس کی

صرف وہی احادیث قابلِ اعتماد ہیں جو آلِ بیت سے مروی ہیں ، یا بعض ان راویوں کی حدیثیں جو حضرت علیؓ کے سیاسی معرکوں میں ان کے ساتھ شریک تھے ، اس کے علاوہ تمام احادیث قابلِ رد ہیں ۔ صحت اسانید اور علمی اصول کا کوئی اہتمام نہیں ہے ۔ شیعوں کی اکثر سندیں بایں طور ہیں " عن محمد بن اسماعیل عن بعض اصحابنا عن رجل عنه انه قال . . . . " ان کی کتابیں ایسی ہزاروں احادیث سے بھری پڑی ہیں جن کی سندوں کا کوئی پتہ نہیں ہے ، ان ہی احادیث پر ان کے مذہب کی بنیاد ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے سنت نبویہ کے تیئں

www.KitaboSunnat.com

روایت قابل قبول نہیں ہوگی، کیونکہ یہ عظیم امانت ہر لحاظ سے بالاتر ہے۔"

چوتھائی حصے کا انکار کر دیا ہے، اور یہ بھی مسلمانوں سے ان کے اختلاف کا ایک بنیادی نقطہ ہے۔

صحابہ کرام

جملہ صحابہ کرام کے محترم، مرضی اور عادل ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کے آپسی اختلافات کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ اجتہادی تھے اور خلوص پر مبنی تھے، اس سے بحث کی ضرورت باقی نہیں ہے، اس کی بنیاد پر ہمارے لئے ان سے اور ان کی اولاد سے دشمنی رکھنا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اکثر مواقع پر ان کی تعریف کی ہے اور ان میں سے بعض کو متعین طور پر مبرا قرار دیا ہے، اس لئے اب ان کو متہم کرنا مصلحت کے خلاف ہے

گنے چنے چند صحابہ کرام کے علاوہ تمام صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کافر ہو گئے تھے۔ صحابہ کرام میں حضرت علیؓ کا سب سے اہم اور بلند مرتبہ ہے۔ وہ بعض شیعہ کے نزدیک وصی، بعض کے نزدیک نبی اور بعض کے نزدیک 'معبود' ہیں، اسی موقف کے مطابق وہ مسلمانوں پر حکم لگاتے ہیں۔ چنانچہ ان سے پہلے جو بھی خلافت کے لئے منتخب ہوا اور جس نے ان کی رائے کی مخالفت کی یا ان کی ذریت کی مخالفت کی، سب کے سب ظالم، کافر یا فاسق تھے، اور یہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

〃　〃 〃　〃 〃　〃 〃　〃 〃　〃 〃　〃	سے اسلامی تاریخ میں ان لوگوں نے باہمی عناد اور افترا پردازی کی راہ کھول دی، جس کے نتیجہ میں تشیع ایک تاریخی مکتبِ فکر کی حیثیت اختیار کر گیا، جو ہر دور میں مفسدانہ تعلیمات کا علمبردار رہا۔

عقیدۂ توحید

اہلِ سنت	شیعہ
اہلِ سنت کا ایمان ہے کہ خدا کی ذات تنہا اور بے مثل ہے، اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے۔ بندے اور خدا کے اوصاف میں کوئی تعلق اور مماثلت نہیں ہے، صفاتِ الٰہی کی آیات محکم ہیں ان کی تاویل، تعطیل اور تشبیہ جائز نہیں ہے، "لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ" "اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے" اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو تبلیغِ رسالت کا مکلف بنا کر مبعوث فرمایا، اور	شیعہ خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہوئے شرکیہ افعال کا ارتکاب بھی کرتے ہیں، غیر اللہ کو حاجت روائی کے لئے پکارتے ہیں، اور یا علی، یا حسین، یا زینب، کا نعرہ لگاتے ہیں، غیر اللہ کے لئے نذریں مانتے ہیں اور قربانیاں پیش کرتے ہیں، مُردوں سے حاجت روائی کرتے ہیں، شیعوں کی دعاؤں اور اکثر قصیدوں سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ اپنے ائمہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں نے بلا کم و کاست پہونچا دیا، علمِ غیب خدا کی ذات کے لئے خاص ہے۔ شفاعت اس کی اجازت پر موقوف ہے " مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ " اس کی اجازت کے بغیر کون شفاعت کر سکتا ہے" دعا، نذر، قربانی اور حاجت روائی اسی کے لئے خاص ہے، خیر اور شر کا وہی تنہا مالک ہے، کسی کو اس میں تصرف کا حق حاصل نہیں ہے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔ تمام لوگ اس کی رحمت اور فضل کے محتاج ہیں، خدا کی معرفت عقل سے پہلے شریعت اور آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ واجب ہے کیونکہ عقل کبھی دھوکا بھی کھا جاتی ہے، شریعت کے ذریعہ اس معرفت کے بعد اطمینانِ قلب کے لئے عقلی طور پر غور کرنا درست ہے۔

بارے میں علمِ غیب، تدبیرِ عالم اور عصمت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ شیعوں ہی نے ان باطل امور کے اثبات کے لئے تصوف کی بنیاد ڈالی، ان کا خیال ہے کہ آلِ بیت، اولیا اور قطب کو ایک خاص قدرت حاصل ہوتی ہے، دینی امور میں اپنے متبعین کے لئے طبقاتی امتیاز کے قائل ہیں اور یہ کہ یہ امتیاز ان کو وراثۃً حاصل رہے گا، حالانکہ شریعت میں ان چیزوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے، خدا کی معرفت ان کے یہاں عقلی طور پر واجب ہے شرعی طور پر واجب نہیں ہے، اور قرآنی احکام عقلی فیصلے کی تائید میں ہیں، کسی مستقل حکم کے حامل نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیدارِ الٰہی

اہلِ سنت کے نزدیک صرف آخرت میں ممکن ہے اس کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:
"وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ"
"بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے"۔

"شیعوں کے نزدیک دنیا میں ممکن ہے نہ آخرت میں"۔

غیب

یہ اللہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے، اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو جن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں، غیب کی بعض باتیں خاص مقاصد کے تحت بتا دی ہیں۔ "وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ" "لوگ اللہ کے علم میں سے کسی کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر اس کا جس

علمِ غیب محض شیعہ ائمہ کے لئے خاص ہے نبی کو اس کی خبر دینے کا کوئی حق نہیں، اسی بنا پر بعض شیعہ اپنے ائمہ کو الوہیت کا درجہ دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں وہ چاہے۔"

آلِ رسول

اہلِ سنت کے نزدیک

صحیح قول کے مطابق دینِ اسلام کے جملہ متبعین آلِ رسول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ امت کے متقین آلِ رسول ہیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ بنوہاشم اور بنوعبدالمطلب میں وہ لوگ ہیں جو مومن ہیں۔

شیعہ کے نزدیک

حضرت علیؓ اور ان کی بعض اولاد اور پھر ان اولاد کی اولاد اور پوتے وغیرہ آلِ رسول ہیں۔

شریعت اور حقیقت

اہلِ سنت کے نزدیک

شریعتِ اسلامیہ حقیقت پر مبنی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی تمام باتیں اور خیر و شر کے تمام امور اپنی امت تک پہونچا دیئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ" آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا،

شیعوں کے یہاں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکام ہی شریعت ہیں۔ لیکن ان کا تعلق عوام الناس اور سطحی قسم کے لوگوں سے ہے، حقیقی شریعت اور اللہ تعالیٰ کے علمِ خاص ائمہ اہلِ بیت کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اور یہ لوگ اس علمِ حقیقی کو نسلاً بعد نسلٍ حاصل کرتے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کتاب وسنت ہی دین کا ماخذ ہیں، ان میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے۔ شریعتِ اسلامیہ پر عمل درآمد اور عبادت خدا کی معرفت اور اس سے تعلق کے طریقے معلوم ومعروف ہیں، اس کے لئے کسی واسطے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بندوں کی حقیقت صرف اللہ کو معلوم ہے۔ اس سے برتر کوئی نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر شخص کی بات قبول اور رد کی جا سکتی ہے۔

ان کے علاوہ کوئی دوسرا ہے نہیں جانتا۔ ائمہ اہل بیت غلطی سے محفوظ ہیں، ان کا ہر عمل شریعت کا درجہ رکھتا ہے، ان کے تمام تصرفات جائز اور درست ہیں۔ خدا کی ذات سے تعلق ائمہ کے وسیلے کے بغیر ناممکن ہے، اسی لئے اپنے آپ کو ایسے القاب سے ملقب کرتے ہیں جو غلو سے مملو ہوتا ہے، جیسے ولی اللہ، باب اللہ، معصوم اور حجۃ اللہ وغیرہ۔

فقہ

اہلِ سنت فقہ کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول، اقوالِ صحابہ اور فقہ تابعین کے اقوال کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں، دین کی تکمیل کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ

شیعہ، فقہ کے اندر اپنے محدود ائمہ کی جانب منسوب خاص ماخذ اور قرآنی آیات کی تاویل کردہ احکامات اور امت کی اکثریت کے مخالف مفادات کو مرجع اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی جانب سے شریعت سازی کرے ، لیکن جدید مسائل اور معاشرے میں در پیش تنے امور کا حل صرف ثقہ اور مسلم علمار کرام ہی کا حق ہے اور وہ بھی کتاب و سنت کے حدود کے اندر رہ کر۔

مصدر مانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے معصوم اور مجتہد ائمہ کو جدید دینی احکام کی مشروعیت کا حق حاصل ہے، چنانچہ عملی طور پر مندرجہ ذیل امور میں اس کی مثال بھی پائی جاتی ہے :

(الف) اذان ، اوقات وکیفیات نماز میں کمی وبیشی ۔

(ب) روزہ اور عید کے اوقات میں کمی وزیادتی ۔

(ج) حج اور عمرہ کے اعمال میں حذف واضافہ ۔

(د) زکوٰۃ کی بعض حالتوں اور اس کے بعض مصارف میں کمی وبیشی

(ہ) میراث وغیرہ

نیز ان کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ اہلِ سنت سے ان کے اختلاف کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی رہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولاء (یعنی مکمل طور سے کسی کی اطاعت کرنا)

اہل سنت کے نزدیک یہ حق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے، اس کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے "وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ بقیہ مخلوق کی اطاعت شریعتِ اسلامیہ کے بتائے ہوئے حدود میں ہوگی، اس لئے کہ اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

شیعہ کے نزدیک ولاء رکن ایمان ہے، اور ان کے نزدیک ائمۂ اثنا عشریہ (جن میں تہہ خانے کے معصوم امام بھی داخل ہیں) کی تصدیق ولاء کا نام ہے، ان کا ولاء تسلیم نہ کرنے والا مومن نہیں ہے، اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ فرض زکوٰۃ کے اموال سے اس کو نہیں دیا جا سکتا بلکہ اسے کافروں کی طرح عام صدقوں میں سے دیا جائے گا۔

تقیہ

(یعنی شر سے بچنے کی خاطر خلافِ حقیقت امر کا اظہار)

اہل سنت کے عقیدے کے مطابق کسی مسلمان کا کسی مسلمان کو قولاً یا فعلاً فریب دینا درست نہیں ہے، اس لئے کہ آنحضورؐ کی حدیث

شیعہ کے تمام فرقے تقیہ کو ایک دینی فریضہ سمجھتے ہیں، جس کے بغیر مذہب کا تصور ان کے یہاں نہیں ہے، چھپے اور کھلے دونوں طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے "مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا"
یعنی جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں
سے نہیں ہے۔ تقیہ صرف حالتِ
جنگ میں کفار کے ساتھ جائز ہے
اس لیے کہ جنگ بھی ایک فریب
ہے۔ مسلمانوں کو سچا اور بہادر ہونا
چاہیے، ریاکار، فریبی اور جھوٹا
نہیں ہونا چاہیئے، اس کا فریضہ
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے

اسے استعمال کیا جا سکتا ہے خاص
طور پر حالات جب ناسازگار ہوں
تو کفار یعنی مسلمانوں کی خوب خوب
تعریف وتوصیف کرنی چاہیئے۔
(ان کے مذہب کا نہ ماننے والا
ہر شخص کافر اور واجب القتل ہے)
ایسی حالت میں جھوٹ، مکر وفریب
اور تلوّن[1] مزاجی کا طریقہ اپنانا جائز
ہے۔

---

(۱) شیعہ اماموں سے مروی ہے "التقیة دینی ودین آبائی" یعنی تقیہ میرا اور میرے آباء واجداد کا مذہب ہے۔ اور "من لا تقیة له لا دین له" "جس کے پاس کوئی تقیہ نہیں اس کا کوئی مذہب نہیں"۔ ان کی ایک معتبر اور مستند کتاب "الاسلام سبیل السعادة والسلام" ص ۱۰۹ پر یہ مذکور ہے "جب مذہب کے مکلف انسان کو اپنی جان ومال میں نقصان کا احتمال ہو یا عام نظام میں خلل واقع ہونے کا خوف ہو تو اس کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کر دینا ضروری ہے۔ یہ شیعہ مذہب کی خصوصیت ہے اور اس کو تقیہ کہا جاتا ہے"۔ اس بیان سے واضح ہے کہ فریضۂ جہاد باطل ہے، یہ بیان کلام اللہ کے صریح مخالف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامت یا حکومت کی سربراہی

اہلِ سنت کے یہاں حکومت کا ذمہ دار خلیفہ ہوگا جو مسلمانوں میں سے منتخب ہوگا اس کے لئے کفو کی بھی شرط لگائی گئی ہے[1]۔ اور ساتھ ہی وہ عاقل ہو، عالم ہو، امانت داری اور خیرخواہی میں معروف بھی ہو، اس ذمہ داری کو نبھا سکتا ہو، مسلمانوں کے صاحبِ حلّ و عقد اس کا انتخاب کریں گے، کتاب و سنت سے حکم عدولی اور عدل و انصاف نہ کرنے کی صورت میں یہ لوگ اس کو اس منصب سے الگ کردیں گے۔ تمام مسلمانوں کے لئے اس کی اطاعت ضروری ہوگی، خلیفۂ وقت بھی مکلف اور مسئول ہوگا اس کو کوئی امتیاز حاصل نہ ہوگا۔

اس مسئلے میں شیعوں کے مابین تھوڑے اختلاف کے ساتھ حکومت حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی اولاد کی وراثت ہے اسی لئے شیعہ دوسرے حاکمِ وقت کو خلوص کے ساتھ حاکم تسلیم نہیں کرتے، چونکہ ان کا حکمرانی کا یہ خواب اسلامی تاریخ میں اب تک پورا نہیں ہوسکا اس لئے ان لوگوں نے رجعت کا عقیدہ ایجاد کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانے میں ان کا آخری امام "قائم" تہہ خانے سے نکلے گا اور اپنے تمام سیاسی مخالفین کو تہہ تیغ کردے گا، شیعوں کو حقِ حکومت واپس دلائے گا جس کو صدیوں سے دوسری جماعتوں نے غصب کر رکھا تھا۔

---

(۱) بعض اہلِ سنت کے نزدیک خلیفہ کا قریشی ہونا ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

میرا ارادہ تھا کہ بعض علمار ازہر کے ان مقالات کو بھی شائع کردوں جن میں شیخ ازہر نے امامیہ جعفریہ کے مسلک کی حمایت میں جلدبازی اور جذبات سے کام نہ لینے کی نصیحتیں فرمائی ہیں، ان مقالات کے اندر انھوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اہلِ سنت اور جعفری شیعہ کے درمیان قربت غیر ممکن ہے۔ جامع ازہر کی جانب سے سوریہ اور لبنان میں مبعوث بعض علمار کرام کے توسط سے ان علمار کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہاں شیعہ اب تک اپنی پرانی روش پر قائم ہیں، عربی قومیت اور اسلام سے ان کا کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ ان سے مفاہمت کی امید رکھنا بے سود ہے، اللہ تعالیٰ ان خیرخواہ علمائے کرام شیخ محمد عرفہ رکنِ کبار العلمار، شیخ طٰہٰ محمد الساکت، شیخ عبداللطیف السبکی کو نیز شیخ ابراہیم جبہان وغیرہ کے اس مضمون کو مبارک فرمائے جو مجلہ "رایۃ الاسلام" ریاض میں چھپ کر شائع ہوا ہے۔

ادھر حضرموت کے نام نہاد مفتی سید عبدالرحمٰن بن عبیداللہ السقاف کا ایک شعری دیوان بھی شائع ہوا ہے جس میں کچھ شرکیہ عقائد بھی شامل ہیں، اس دیوان میں امام یمن یحییٰ حمیدالدین رحمہ اللہ کے نام ایک قصیدہ اور امام موصوف کا جواب بھی شامل ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

علناً نسبّ عداکم فعلیہم لعن الالٰہ علی الدوام مکررا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیف النجاۃ لخصمکم ان جئتم — یوم الحساب مع البتول المحشرا

(ص ۲۴۶)

ترجمہ: "آپ کے دشمنوں کو علی الاعلان ہم برا بھلا کہتے ہیں۔ پس ہمیشہ ان پر خدا کی لعنت ہوتی رہے، جب آپ فاطمہ بتول کے ساتھ محشر میں آئیں گے تو آپ کے مخالفین کو نجات کیونکر ملے گی"؟

امام موصوف نے اس کا جواب اس طرح دیا:

والسنۃ الغراء یقفوا اثرھا — اکرم بسنۃ خیر من وطی الثری

لا یرتضی نحل الروافض مذھبا — وکذالک لم یک مثل جھم مجبرا

(ص ۲۴۷)

ترجمہ: "سنتِ منورہ ہی اس کا نقشِ قدم ہے روئے زمین کے سب سے بہتر انسان کی سنت کیا خوب سنت ہے۔ اسے روافض کا مذہب پسند ہے نہ جبر کا قائل جہم"۔

اس دیوان کے شارح لکھتے ہیں "روافض شیعوں ہی کی ایک جماعت ہے۔ جب زید بن علی نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے اظہار برارت کے خیال کو غلط بتایا تو یہ لوگ ان کو چھوڑ کر الگ ہو گئے، اس لئے رافضی کہلائے، جہم بن صفوان جبریہ کا سرغنہ اور بانی تھا"۔(۱)

امام یحییٰؒ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے اظہارِ برارت کے عقیدے میں شیعوں کے مخالف ہیں، اسی طرح وہ اس بات کے بھی قائل نہیں ہیں کہ ابوبکرؓ اور

(۱) اس وضاحت کا مقصد یہ بتانا ہے کہ یمنی ائمہ بھی زیدیہ فرقے سے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو "فدک" کی وراثت سے محروم کر کے ان پر ظلم کیا، اور نہ یہ کہ ایسا کرنا ظلم میں داخل ہے۔ اس لئے کہ آنحضورؐ کی حدیث پیشِ نظر ہے "کہ نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا"۔ اسی لئے حضرت عباسؓ آپ کے چچا اور ازواجِ مطہرات نے کبھی "فدک" کا حصہ طلب نہیں کیا۔

یہی امام موصوف ہیں کہ جب سید محمد بن عقیل نے ان کو "کتاب النصائح الکافیۃ لمن یتولی معاویۃ" بطور ہدیہ بھیجا تو آپ نے اس کی تقسیم پر پابندی عائد کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا "تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ" "یعنی وہ امت گزر چکی ہے ان کا ثواب و عقاب ان کے ذمہ ہے"

امام موصوف سے پہلے یمن کی یہ حالت تھی کہ بخاری اور مسلم جیسی کتب احادیث خفیہ طور سے پڑھائی جاتی تھیں، فرقہ زیدیہ جارودیہ نے ان کتابوں کو "کتبِ نواصب" یعنی اہلِ بیت سے دشمنی پیدا کرنے والی کتابیں" کا نام دے کر ان کی تعلیم پر پابندی عائد کر دی تھی، اس لئے خفیہ پڑھی جاتی تھیں۔ لیکن جب امام یحییٰ وہاں کے امام مقرر ہوئے تو یہ کتابیں علی الاعلان پڑھائی جانے لگیں، وہ خود ان کو مساجد میں تعلیم کرنے لگے۔

آج بھی اگر [illegible] "الخزانۃ المتوکلیۃ" کی فہرست کا [illegible] امام موصوف نے بہت ساری کتبِ احادیث [illegible] عالموں کو بھی

المکتبۃ [illegible]
06551

www.KitaboSunnat.com 06551
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی کہنا تھا کہ بنوامیہ اور بنو عباسیہ کو گذرے ہوئے ایک زمانہ بیت گیا، اب حالات کافی بدل چکے، لہذا آج ان معاملات کو چھیڑنے سے کیا فائدہ ہے؟ اس موقع سے میں نے اتنی وضاحت ضروری سمجھی۔
صَلَّى اللهُ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

محمد نصیف

۴ ار رجب ۱۳۸۰ھ

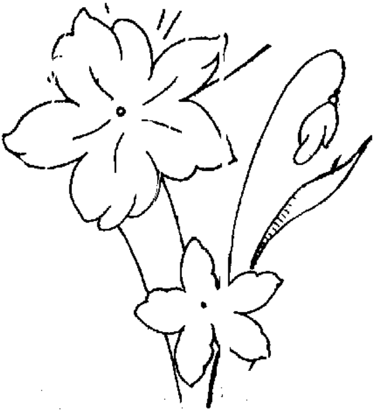

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ